بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الصيام جنة من النيران وعد للصائمين باب الريان فيا له من عظيم الفضل
وعميم الاحسان والصلوة والسلام على نبيه النبيه سيدنا محمد وآله وصحبه ما تتابع الملوان

...ب علم الفقہ کی دوسری جلد بعنایت ایزدی تمام ہو چکی جسمین اسلام کے رکن اعظم یعنی نماز کا بیان
...زیادہ ہوا کہ اب زکوۃ کا بیان شروع کرون جو اسلام کا دوسرا رکن ہو اور اکثر علمائے اسلام نے
...تصانیف مین اسی ترتیب کو اختیار کیا ہو مگر ہمنے بوجوہ ذیل اس ترتیب کے خلاف روزے کا
...ن شروع کر دیا بعض علما نے ہماری اس ترتیب کو اختیار بھی کیا ہو جیسے امام محمد نے جامع صغیر مین

(۱) جن لوگون پر روزہ فرض ہو وہ بہت زیادہ ہین انسے جن پر زکوۃ فرض ہو اسلیے کہ زکوۃ صرف امرا
...ہو اور روزے مین سب شریک ہین خصوصاً آجکل کہ اسلام مین غربت و افلاس زیادہ ہو زکوۃ
...مخاطب اور بھی کم ہین اسلیے زیادہ لوگون کو ضرورت روزے کے مسائل کی ہو۔

(۲) روزہ زکوۃ سے افضل ہو جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا۔

(۳) وہ زمانہ جسمین ہم یہ تیسری جلد لکھ رہے ہین ماہ مبارک سے قریب ہو اور عنقریب
...کے مسائل کی سخت ضرورت ہونے والی ہو۔

...یہ طحطاوی نے در مختار کی شرح مین زکوۃ کا افضل ہونا نقل کیا ہو مگر یہ قول شاذ معلوم ہوتا ہو احادیث صحیحہ [illegible] ہی مین واللہ اعلم

...لوگون پر فرض ہی جو معصوم نہین ہین انبیا علیہم السلام پر فرض نہین ...
...ہا فرض ہی یہ امر بھی روزے کی جلالت شان کیلئے کافی ہی

...نے بھی روزے کے احکام زکوۃ سے پہلے بیان فرمائے ہین اسلیے کہ زکوۃ
...رضیت علی سبیل التفصیل[ع] روزے کی فرضیت کے بعد[ع] اتری ہی۔

رمضان کے روزے ہجرت کے اٹھاروین مہینے شعبان مین فرض کیے گئے اس سے پہلے بقول بعض کوئی روزہ فرض نہ تھا اور بقول بعض عاشورا (محرم کی دسوین تاریخ) کا روزہ فرض تھا ابتداے فرضیت رمضان مین بہت کچھ سختی تھی غروب آفتاب کے بعد سونے سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی بعد سونیکے اگرچہ بے کھائے پیے سو گیا ہو کھانا پینا جائز نہ تھا اور جماع کو کسی حالت مین درست نہ تھا مگر جب یہ احکام لوگون پر شاق ہوئے اور کئی واقعات پیش آئے تب منسوخ ہو گئے اب بجز بعد کسی قسم کی سختی نہین (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح) اگلی امتون پر بھی روزہ فرض تھا مگر معلوم نہین کہ کس دن اور کتنے۔

روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہی اسکی بیش از بیش تاکید سے ماہرین شریعت خوب واقف ہین منکر اسکا ...

[ع] علی سبیل التفصیل کی لفظ اسلیے بڑھائی گئی کہ حسب تحقیق ملا علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوۃ اجمالی فرضیت زکوۃ کی مکے ہی مین اتر چکی تھی گر مسائل اسکے ہجرت کے بعد بیان کیے گئے ۱۲ [ع] اگرچہ اکثر علما کے نزدیک زکوۃ کی فرضیت رمضان سے پہلے ہوئی ہی صاحب مختار وغیرہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہی مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین ایک نہایت صحیح حدیث سے ثابت کر دیا ہی کہ زکوۃ کی فرضیت رمضان کے بعد ہوئی لہذا ہمنے انھین کا قول اختیار کیا وہ فرماتے ہین تحقیق یہ ہی کہ زکوۃ کی فرضیت رمضان کے بعد ہوئی بدلیل اس حدیث کے جسکو امام احمد اور ابن ماجہ اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے بسند صحیح ثابت قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کیا کہ انھونے کہا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا زکوۃ سے پہلے حکم دیا تھا اسکے بعد زکوۃ کی فرضیت ہوئی پھر نہ ہمکو صدقہ فطر کا حکم دیا اور نہ منع کیا اور ہم اوسکو ابھی کرتے ہین یہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی فرضیت رمضان کے مقدم ...

ارک اسکا فاسق ہی اسکی فضیلت کیلئے صرف اسی قدر کافی ہو کہ بعض علمانے اسکے
تھا فضائل کو دیکھکر اسکو نماز جیسی عظیم الشان عبادت پر ترجیح و تفضیل دی ہی اور اپنے
کی تائید مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث پیش کی ہی جسکو امام نسائی نے ابو امامہ
اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کوئی
چیز بتلایئے جسکو مین آپسے یاد رکھون آپنے فرمایا کہ روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو اسلیے کہ کوئی عمل اسکے
نہین اگرچہ اکثر علما کا مذہب تفضیل نماز ہی اور وہی حق ہی۔ (شرح سفر السعادۃ)
جب اسمین اختلاف ہو رہا ہی کہ نماز افضل ہو یا روزہ تو اب کسی دوسری عبادت کا کیا
ہی جو اوسکی ہمسری کر سکے زکوٰۃ ہو یا حج۔ واللہ تعالیٰ اعلم

آن مجید کو اگر دیکھیے تو کہین روزے کی فرضیت بیان ہو رہی ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ اے ایمان والو فرض
کیا تمپر روزہ چند دنون جیسے فرض کیا گیا تھا تمسے اگلون پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور کہین روزے کی
بت بیان ہو رہی ہی کہ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ روزہ رکھنا تمھارا تمھارے لیے بہتر اور مفید ہی
ماہ صیام کی بزرگی ظاہر فرمائی جاتی ہی کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی
لنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ رمضان کا مہینہ جسمین قرآن اُتارا گیا جو
لون کو ہدایت کرتا ہی اور نشانیان ہین ہدایت کی اور حق کو باطل سے جدا کرنیکی حتی کہ ایک
ری سورت اسکی ایک رات کی فضیلت مین نازل ہوئی اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ
ادْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ بیشک ہمنے اُتارا ہی اس قرآن کو

اس آیت سے معلوم ہو رہا ہی کہ روزے کی خاصیت ہی کہ آدمی کو پرہیزگار بنا دیتا ہی اسی واسطے حضرات
صوفیہ کے یہان معمول ہی کہ ابتدا مین روزے کی کثرت کرائی جاتی ہی چالیس چالیس روزے پے در پے رکھتے ہین

لیلۃ القدر مین اور تم جانتے ہو کہ کیا مرتبہ ہی لیلۃ القدر کا لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینون سے
نماز جو بالاتفاق تمام عبادات مین اعلیٰ و اعظم ہی اسکے مسائل بھی کتاب اللہ مین اسقدر نہین
ہین جتنے روزے کے کہین رویت ہلال کے احکام بیان ہوتے ہین کہ مَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ جو شخص تم مین سے پائے اس مہینے کو تو چاہیے کہ روزہ رکھے اسکا کہین روزے
کی ابتدا انتہا اور افطار کے احکام ارشاد ہوتے ہین کہ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ پھر پورا
کرو روزے کو رات تک اور کہین سحور کھانیکی اجازت اور اسکا وقت بیان فرمایا جاتا ہو کہ كُلُوا
وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو
تمکو سفید لکیر (صبح صادق) سیاہ لکیر (رات) سے جُدا کیو قت کہین شب کے وقت جماع وغیرہ کی
اجازت عطا ہوتی ہو کہ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ جائز کیا گیا تمھارے لیے روزے کی رات مین لذت حاصل کرنا اپنی عورتون سے
وہ تمھاری چھپانے والی ہون اور تم انکے چھپانے والے کہین اعتکاف کا ذکر ہورہا ہو کہ
وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ ملو (جماع کرو) عورتون سے جس حالت
مین کہ تم معتکف ہو مسجدون مین کہین اسکی قضا کے احکام ارشاد ہوتے ہین کہ مَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی تم مین سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اسکو شمار
کرنا چاہیے دوسرے دنونسے کہین معذورین کے حق مین خطاب ہوتا ہو کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

عہ ہزار مہینون سے بہتر ہونیکا مطلب علما نے یہ لکھا ہو کہ اس ایک رات کی عبادت مین جسقدر ثواب ملتا ہو ہزار مہینونکی عبادت
مین بھی اسقدر نہین ملتا ۱۲ عہ کنایہ ہو حالت جماع سے کہ اسوقت ایک دوسرے کو چھپا لیتا ہو ۱۲ سہ اس لفظ کا ترجمہ اکثر
مفسرین نے لکھا ہو کہ طاقت رکھتے ہین اس سبب انکو سخت دقت پیش آئی بعضون نے تو یہان لا مقدر کیا جسکے لا یطیقون معنی ہوئے کہ طاقت
نہین رکھتے بعض نے اس آیت کو منسوخ الحکم قرار دیا مگر چونکہ کتب صرفیہ مین باب افعال کا خاصہ سلب ماخذ لکھا ہوا ہو اور کلام عرب مین اسکے
بھی نظیر موجود ہین تو ان تکلفات کی کیا ضرورت بغیر لا کے مقدر کیے ہوئے اسکے معنی یہی ہین جو ہمنے لکھے اس صورت مین منسوخ الحکم کہنا بھی صحیح ہو

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ. اور ان لوگون پر جو نہین طاقت رکھتے ہین اُس (روزے) کی واجب ہی صدقہ ایک محتاج کا کھانا۔

رمضان کا اسی طرح بکثرت کتاب اللہ مین اسکا ذکر ہی کہین صراحۃً کہین اشارۃً صبر کی لفظ سے قرآن مجید مین اکثر یہی مراد ہی قوله تعالیٰ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مدد چاہو روزے اور نماز سے صبر سے مراد یہان روزہ ہی۔ (تفسیر جلالین)

اب احادیث کو دیکھئے۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہان رمضان کی پہلی رات ہوئی شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہین کوئی دروازہ اسکا کھلا نہین رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہین کوئی دروازہ اُسکا بند نہین رہتا اور ایک منادی پکارتا ہی کہ اے طالب خیر سامنے آ اور اے طالب شر رک جا اور اللہ آزاد کرتا ہی لوگون کو دوزخ سے اور یہ ندا اور آزادی ہر روز ہوتی ہی (ترمذی)

کسی کو شبہہ ہو کہ جب شیاطین مقید ہو جاتے ہین تو چاہیے کہ کوئی شخص اس ماہ مبارک مین گناہ اور نافرمانی نکرے حالانکہ مشاہدہ اسکے خلاف ہی۔ جواب اُسکا یہ ہی کہ گناہ ہونے مین کمی تو ضرور ہو جاتی ہی بہت بے نمازی نماز پڑھنے لگتے ہین رمضان کے نمازی مشہور ہین بالکل نہونیکی وجہ یہ ہی کہ نفس انسانی جو گیارہ مہینے تک شیطان کے اغوا سے اُسکے تابع ہو رہا ہی اسمین خود گناہ کرنے کی استعداد آگئی ہی بقول کسے ؎ اول ابلیسی مرا استاد بود ؛ بعد ازان ابلیس پیشم باد بود ؛

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آگیا رمضان

؎ ترجمہ پہلے ایک شیطان میرا استاد تھا، بعد اسکے شیطان بھی میرے سامنے ہوا تھا، یعنی میری شرارت سے وہ بھی جلا کرتا تھا

مبارک مہینا اللہ نے تمپر اُسکے روزے فرض کئے ہین اس مہینے مین آسمان کے دروازے
کھول دیئے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کرلیے جاتے ہین اور قید کردیے
جاتے ہین اسمین سرکش جن اسمین ایک رات اللہ کی ہی جو بہتر ہی ہزار مہینون سے جو کوئی
اسکے فائدے سے محروم رہا وہ بیشک بے نصیب ہی (نسائی۔ مسند امام احمد)

(۳) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان
کے آخری دن ہین ہم لوگون سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے لوگون تمپر سایہ فگن ہوا ہے ایک
بزرگ مہینا ایک مبارک مہینا ایسا مہینا جسمین ایک رات ہی جو بہتر ہی ہزار مہینون سے
اللہ نے اُسکے روزے تمپر فرض کئے ہین اور اُسکی راتون کو عبادت کرنا سنت قرار دیا
جو شخص اس مہینے مین اللہ کا تقرب چاہے کوئی نفل عبادت کرکے وہ مثل اُس شخص کے
ہوگا جو اور دنون مین فرض ادا کرے اور جو اس مہینے مین ایک فرض ادا کرے وہ
مثل اُس شخص کے ہوگا جو اور دنومین ستر فرض ادا کرے یہ مہینا ہی صبر کا اور صبر کا بدلا جنت
ہی یہ مہینا ہی کجا ہو کر عبادت کرنے اور مل جُل کر کھانے پینے کا یہ مہینا ہی جسمین مومن کا رزق
بڑھایا جاتا ہی جو شخص اس مہینے مین کسی روزہ دار کی روزہ کشائی کرے اُسکے سب گناہ بخشے
جائینگے اور دوزخ سے آزاد کردیا جائیگا اور اُسکو اُسی قدر ثواب ملیگا جتنا اُس روزہ دار
کو بے اِسکے کہ اُس روزہ دار کے ثواب مین کچھ کمی کیجائے سلمان کہتے ہین کہ ہم لوگون نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم مین سے ہر شخص اسقدر نہین پاتا ہی جس سے روزہ دار کی روزہ
کشائی کرے ارشاد ہوا کہ اللہ یہی ثواب اُس شخص کو بھی دیگا جو کسی روزہ دار کی روزہ کشائی
ایک گھونٹ پانی یا ایک چھوہارے سے کرائے اور جو سیر ہو کر کھلائے اسکو اللہ میرے حوض سے
ایسا شربت پلائیگا کہ پھر پیاسا نہوگا آخر جنت مین داخل ہوگا یہ ایسا مہینا ہی جسکا شروع

(پہلا عشرہ) رحمت ہو اور درمیان مغفرت ہو اور اوسکا آخر آزادی ہو دوزخ سے جو کوئی اس مہینے مین اپنے غلام سے کم کام لے اللہ اسکو بخش دے گا اور دوزخ سے آزاد کر دے گا - (مشکوٰۃ)

(۴) ایک حدیث مین آیا ہو کہ رمضان سب مہینون کا سردار ہو - (مرقاۃ المفاتیح)

(۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن ہم سب لوگ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد مین اُس اونٹ کو بٹھلا کر وہین باندھ دیا پھر ہم لوگون سے پوچھا کہ تم مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگون نے کہا کہ یہ ہین تب اُسنے آپ سے عرض کیا کہ اے ابن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جواب دیا اُسنے کہا مین آپسے کچھ پوچھنے والا ہون اور پوچھنے مین سختی کرونگا آپ اپنے دلمین رنجیدہ ہون آپنے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دلمین آئے پوچھ تب اُسنے کہا کہ مین آپسے پوچھتا ہون آپ کو قسم دیکر آپکے پروردگار اور اگلون کے پروردگار کی کہ کیا اللہ نے آپکو تمام لوگون کی طرف رسول بناکر بھیجا ہو آپنے فرمایا بارخدایا ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپ کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہو دن رات مین ان پانچ نمازونکے پڑھنے کا آپنے فرمایا بارخدایا ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپکو قسم دیتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہو سال بھر مین اس مہینے کے روزے رکھنے کا آپنے فرمایا بارخدایا ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپکو قسم دیتا ہون کہ کیا اللہ نے آپکو حکم دیا ہو کہ ہمارے مالدارونسے صدقہ لیکر

ف یعنی اسکے شروع مین رحمت کی کثرت ہوتی ہو اور درمیان مین مغفرت کی اور آخر مین آزادی کی ۱۲

ف یہ واقعہ ۵ سنہ ہجری کا ہو فتح الباری ف بارخدایا ایک لفظ ہو محاورہ کی کہ تبرکاً یا کلام کی تصدیق کیلئے استعمال ہوتا ہے

ہمارے فقیرون کو دیجئے آپنے فرمایا کہ بارخدایا ہان تب اُسنے کہا کہ مینے یقین کیا آپ کی
باتون پر مین قاصد ہون اپنی قوم کا میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہو ایک روایت مین ہو کہ
اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہو تو بیشک ضرور جنت مین داخل ہوگا (بخاری)

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ قبیلہ عبدالقیس کے آئے اور عرض کیا کہ ہم
آپکے پاس ایک دور جگہ سے آئے ہین اور ہمارے آپکے درمیان مین کفار مضر رہتے ہین
انکے سبب سے ہم سوا ان حرام مہینون کے اور کبھی نہین آسکتے لہذا آپ ہمکو کوئی ایسی بات
بتلا دیجے کہ ہم اپنے قبیلے والون سے جاکر کہدین اور اسکے سبب سے ہم سب جنت مین
داخل ہون آپنے انکو چار چیزون کا حکم دیا اور چار چیزون سے منع کیا حکم دیا صرف
اللہ پر ایمان لانیکا پھر پوچھا کہ جانتے ہو صرف اللہ پر ایمان لانیکا کیا مطلب ہو انھون نے
عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کو زیادہ علم ہو آپنے فرمایا یہ ہو کہ گواہی دو اسکی کہ سوا اللہ کے
کوئی خدا نہین اور محمد اللہ کے پیغمبر ہین اور حکم دیا نماز پڑھنے کا اور زکوۃ دینے کا اور روزے
رکھنے کا ان سب کے بعد فرمایا کہ اسکی خبر اپنے قبیلے والونکو بھی کر دو۔ (صحیح بخاری)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکی رات مین
عبادت کرے ایمان دار ہو کر ثواب سمجھکر اُسکے اگلے گناہ سب بخشدیے جاتے ہین اور جو
لیلۃ القدر مین عبادت کرے ایمان دار ہو کر ثواب سمجھکر اُسکے بھی اگلے گناہ بخشدیے
جاتے ہین۔ (بخاری۔ ترمذی)

عہ قبیلہ عرب مین ویسا ہی ہو جیسے ہمارے یہان محلہ فرق اسقدر ہو کہ محلے مین مختلف لوگ رہتے ہین اور قبیلے مین صرف ایک شخص
کی اولاد اور اوسیکے نام سے وہ قبیلہ مشہور ہوتا ہو ۱۲ عہ اس مضمونکی احادیث مین اس جگہ قام اور احتی کے الفاظ مین جنکے معنی
پوری شب کا جاگنا ہو مگر احادیث مین وارد ہوا ہو کہ اگر شب کا اکثر حصہ عبادت مین گذرے تو پوری شب کا شمار
عبادت مین ہوتا ہو ہان اگر پوری شب عبادت کرے اور کسی قسم کی ماندگی نہ آئے تو اور بھی بہتر ہو۔ ۱۲

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا پروردگار فرماتا ہو کہ ہر نیکی کے عوض مین دس ثواب ملتے ہین سات سو تک مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہو مین ہی اوسکی جزا دونگا۔ اور روزہ آگ کیلئے سپر ہو اور بیشک روزہ دار کے منھ کی خوشبو اللہ کو زیادہ پسند ہو مشک کی خوشبو سے اور اگر کوئی جاہل کسی روزہ دار سے جھگڑا کرے تو اوسکو چاہیے کہ کہدے اِنِّی صَائِمٌ مین روزہ دار ہون (بخاری - ترمذی)

یہ حدیث نہایت غور سے دیکھنے کے قابل ہو روزہ کی نسبت پروردگار عالم کا ارشاد ہوتا ہو کہ یہ اُن تمام عبادتون سے مستثنیٰ ہو جنکا اجر دس گنے سے سات سو تک ملتا ہو اور ارشاد ہوتا ہو کہ اسکی جزا مین خود دونگا فرشتون کا بھی واسطہ نہوگا۔ اس سے زیادہ روزہ دارون کو اور کیا خوشی ہوسکتی ہو کہ وہ اپنی اس عبادت کا بدلہ اپنے مالک کے ہاتھون سے پائینگے کسی غیر کو دخل تک نہوگا پھر وہ بھی خدا جانے کیا اور کس قدر۔ درحقیقت جو لوگ روزے کو نماز پر فضیلت دیتے ہین فی الجملہ ایک حد تک معذور ہین سب سے بڑی بات یہ ہو کہ روزے کو فرمایا کہ یہ ہمارے لیے ہو۔ علما نے اسکے کئی مطالب بیان فرمائے ہین (۱) روزہ ایسی عبادت ہو کہ کبھی کسی زمانے مین غیر خدا کے لیے نہین کیگئی اسلیے ارشاد ہوا کہ یہ ہمارے لیے ہو (۲) روزے مین ریا کا احتمال نہین اگر صرف لوگون کے خیال سے کوئی شخص روزہ رکھنا چاہے ممکن ہو کہ وہ پوشیدہ طور پر کھا پی لے کسی کو علم نہین ہوسکتا کہ یہ شخص روزہ دار نہین پس جو شخص فی الواقع

عہ مطلب یہ ہو کہ حالت صوم مین کسی سے جھگڑا نہ کرے اگر کوئی کرے بھی تو ٹالدے اور اس سے کہدے کہ مین روزہ دار ہون جھگڑا نکرونگا بعض علما نے لکھا ہو کہ صرف دل مین سمجھ لینا کافی ہو کہنے کی ضرورت نہین مگر بہتر یہی ہو کہ بغرض اطلاع کہدے ۱۲ شرح سفر السعادت عہ اسی حدیث کیطرف اشارہ کرکے مولٰنا جامی فرماتے ہین ؎ نجہ بلان شرع بشارت زد است ❊ از ہمہ حرف انا اجزی بہ است

روزہ رکھتا ہے وہ خدا ہی کیلئے رکھتا ہے۔(۳) روزہ اللہ کی صفت ہے نہ کھانا اور نہ پینا اور جماع سے باز رہنا اسی کا وصف ہے اسیلئے فرمایا گیا کہ روزہ ہمارے لیے ہے۔(شرح سفر السعادۃ) خیر جو کچھ بھی ہو روزے کے فخر کے لئے کافی ہے کہ اس کو مالک عرش نے اپنا فرمایا

ے ازان دم کہ یارم کس خویش خواند ٭ دگر باکسی آشنائی نماند ٭

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے روزہ دار اُسی سے بلائے جائینگے جو روزہ دار ہوگا اُسی دروازے سے داخل ہوگا اور جو اُس دروازے سے داخل ہوگا کبھی پیاسا نہوگا۔ (ترمذی)

(۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ جو شخص دو چیزین ایک قسم کی اللہ کی راہ مین خرچ کرے وہ جنت کے دروازون سے بلایا جائیگا جو شخص اہل نماز سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے اور جو شخص اہل صیام سے ہوگا وہ ریّان کے دروازے سے اور جو شخص اہل صدقہ سے ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو شخص ان سب دروازون سے بلایا جائے اُسکو تو پھر کوئی ضرورت نہین کیا کوئی ان سب دروازون سے بلایا جائیگا آپنے فرمایا کہ ہان مین امید کرتا ہون کہ تم انہین مین ہوگے۔ (بخاری)

(۱۱) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھے حق تعالی اسکو دوزخ سے بقدر مسافت ستر برس کے دور رکھے گا۔ (بخاری)

ف اہل نماز سے وہ شخص مراد ہے جو نماز بہت پڑھا کرتا ہو اسی طرح اہل صیام وغیرہ سے ورنہ اگر ایک فرض بھی نہ ادا کرے گو دوسرے کو ادا کرتا ہو ہرگز اس جزا کا مستحق نہین ۱۲

(۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو دفعہ فرحت حاصل ہوتی ہے ایک افطار کیوقت دوسرے اُسوقت جب اپنے پروردگار کو دیکھیگا۔ (بخاری۔ ترمذی)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے کی بدولت پروردگار بزرگ کے دیدار کی نعمت عظمیٰ بھی حاصل ہوگی۔

(۱۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کو عید کا مہینہ فرماتے تھے (بخاری)

(۱۴) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما راوی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن؎ دونون شفاعت کرینگے بندہ کی روزہ کہیگا کہ اے پروردگار مینے اس کو کھانے سے روکا اور تمام خواہشات سے دن بھر باز رکھا پس میری سفارش اسکے حق مین قبول فرما اور قرآن کہیگا کہ مینے سونے سے رات مین روکا پس میری سفارش اسکے لیے قبول فرما بس دونون کی سفارش قبول ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

(۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی راتون مین عبادت کرنیکی ترغیب دیا کرتے تھے بغیر اسکے کہ کوئی قطعی حکم دین فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان کی رات مین عبادت کرے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائینگے پس وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہی رہا پھر یہی حال رہا خلافت مین ابوبکر صدیق کی اور شروع خلافت مین عمر بن خطاب کے رضی اللہ عنہما۔ بخاری۔ ترمذی)

(۱۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان مین بے عذر شرعی ایک دن بھی روزہ نہ رکھے تو اس روزے کے بدلے مین اگر تمام عمر روزہ رکھے تو کافی نہوگا۔ (ترمذی)
مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ معاف نہوگا اور وہ ثواب نہ ملیگا ورنہ قضا تو صحیح ہو جائیگی اور اگر

؎ یہان قرآن سے مراد نماز تراویح ہے جیسا کہ کتاب لمعہ مین قرآن الفجر سے نماز فجر مقصود ہے (مرقاۃ المفاتیح)

صدق دل سے توبہ کرے تو امید معافی کی بھی ہو۔

یہانتک تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اقوال تھے اگر آپکے اعمال و عبادات پر جو اس ماہ مبارک مین ہوتے تھے نظر کیجائے تو فی الواقع سوا اسکے کہ قوت نبوت تھی ور کوئی بشر اُنکا تحمل نہین کرسکتا ایک ادنی بات یہ تھی کہ کبھی دو دو تین تین اور کبھی اس سے بھی زیادہ پے درپے روزے رکھتے تھے اور رات کو بھی افطار نفرماتے تھے نہ کچھ کھاتے تھے نہ کچھ پیتے تھے۔ یون تو آپ پورے مہینے مین عبادت کی کثرت فرماتے تھے مگر خاص کر اخیر عشرے مین زیادہ اہتمام ہوتا تھا احادیث صحیحہ مین ہی کہ جب اخیر عشرہ آتا تو آپ اپنے ازار کو سخت باندھتے تھے اور اپنے گھر والون کو بھی شب بیداری کا حکم دیتے تھے۔ جود سخا آپ کا یونھی عام تھا مگر خاصکر اس مہینے مین اور ہی کیفیت ہوتی تھی اللہ پاک کرم کا ایک سچا نمونہ صفحہ ہستی پر کھچ جاتا تھا ایک صحیح حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ لَا یُسْأَلُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ۔

خیر یہ حال تو ایک اولوالعزم پیغمبر کا تھا صحابہ کا حال ایک اجمالی نظر سے دیکھیے کہ انکے دلو مین کسقدر عظمت اور محبت اس مہینے کی تھی اور روزے پر کس قدر دلدادہ اور حریص تھے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مین منقول ہی کہ انھون نے پندرھون تک رات

کنایہ ہو ترک جماع سے ؎ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یون ہی تمام لوگون سے زیادہ بخشش کرنیوالے تھے مگر تمام دنون سے زیادہ رمضان مین آپ کا جود ہوتا تھا جب آپ سے جبریل ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان بھر ہر رات مین آتے تھے بس اُس زمانہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جود و بخشش مین ہوا سے بھی تیز ہوتے تھے کسی چیز کا آپ سے سوال نکیا جاتا تھا مگر آپ دیتے

بھی افطار نہین کیا اور دوسرے بزرگون سے بھی اس قسم کی روایتین منقول ہین (شرح سفر السعادة) انس بن مالک کہتے ہین کہ ابو طلحہؓ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین جہاد کے خیال سے نوافل کے روزے بہت کم رکھتے تھے بعد آپکے مینے ایام ممنوعہ عـ کے سوا کبھی انکو افطار کرتے نہین دیکھا۔ (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اس قول کی خبر پہونچی کہ مینے قسم کھائی ہے کہ جبتک زندہ رہونگا ہمیشہ روزہ رکھونگا آپنے مجھسے پوچھا کہ تم ایسا کہتے ہو مینے اقرار کیا آپنے فرمایا کہ یہ نبھ نہ سکے گا کبھی روزہ رکھو کبھی نہ رکھو مہینے مین تین دن روزہ رکھ لیا کرو سال بھر کے روزونکا ثواب ملے گا مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو دو دن افطار کرو مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطار کرو اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا اور یہ افضل ہے مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے تب آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہین۔ (صحیح بخاری)

ذرا اس حرص کو دیکھیے صحابہ نے تو یہانتک کیا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچون کو روزہ رکھاتے تھے جنکو بھوک کی برداشت نہوتی تھی او رونے لگتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور مین ایک دن ایک آدمی لایا گیا جسنے رمضان مین نشہ پیا تھا تو آپنے فرمایا کہ تیری خرابی ہمارے بچے تک تو روزہ دار ہین اور اس شخص پر حد جاری کی۔ (صحیح بخاری)

عـ یہ ابو طلحہ انس بن مالک کی والدہ کے شوہر ہین رضی اللہ عنہم ۱۲ عـ حدیث مین فطر اور اضحی کے لفظ ہین گرچونکہ اضحی سے تمام ایام تشریق مراد ہین اسلیے ہمنے بجائے اسکے ایام ممنوعہ کا لفظ استعمال کیا ۱۲

رُبَیعؓ رضی اللہ عنہا معوذ بن عفرا کی بیٹی فرماتی ہین کہ ہم خود روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچونکو روزہ رکھاتے تھے اور روئی کی گڑیان بنا رکھتے تھے جب کھانے کے لیے وہ روتے تو وہی گڑیا انکو دیتے تھے اسی طرح شام تک انکو بہلا رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری)

رویت ہلال کے احکام

(۱) شعبان کی انتیسوین تاریخ کو لوگون پر واجب کفایہ ہو کہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرین اگر چاند دیکھ لیا جائے تو اسی کی صبح سے روزہ رکھنا شروع کردین اور اگر نہ دیکھا جائے تو اسکی صبح کو روزہ نرکھین بلکہ یہ خیال کرلین کہ شعبان کا مہینہ تیس دن کا تھا (۲) رجب کی انتیسوین تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مستحب ہو اسلیے کہ ممکن ہو انتیسوین رجب کو چاند نکل آئے اور ان لوگون کو خبر نہو اور یکم شعبان کو تیس رجب سمجھین اور یہ اختلاف آخر تاریخ تک پہونچے جس سے تیس شعبان کو انتیس سمجھین اور اُس روز کسی سبب سے چاند نہ دکھلائی دے تو اسکی صبح کو تیس شعبان سمجھین حالانکہ وہ یقیناً یکم رمضان کی ہوگی اس صورت مین ان لوگونکا ایک روزہ مفت مین جاتا رہیگا۔

(۳) جو شخص رمضان کا چاند دیکھے اسپر واجب ہو کہ اُسی رات مین اُس مقام کے لوگونکو خبر کردے یہانتک کہ غلام بے اجازت اپنے آقا کے اور منکوحہ پردہ نشین عورت بے رضامندی شوہر کے اپنے گھر سے نکل کر اس خبر کو بیان کرے۔ یہ حکم اسوقت کیلئے ہو جبکہ ایک ہی شخص نے چاند دیکھا ہو اور وہ شخص فاسق نہو۔ اگر کئی شخصون نے چاند دیکھا ہو تو پھر کسی پر واجب نہین اسی طرح اگر وہ دیکھنے والا فاسق ہو تب بھی واجب نہین اس خیال سے کہ فاسق کی شہادت اکثر مقبول نہین ہوتی مگر بہتر اس صورت مین بھی یہی ہو کہ وہ اپنے دیکھنے کی خبر بیان کردے (درمختار)

ردالمحتار- فتاوے ہندیہ)

عورت کے لیے یہ حکم نہایت ضرورت کیوقت ہو جب یہ بات معلوم ہو کہ بے اسکی شہادت کے رویت کا ثبوت کسی طرح نہوگا- (ردالمحتار)

(۴) رمضان کے چاند مین صرف ایک آدمی کی خبر مقبول ہوجاتی ہو تین شرطون سے (۱) خبر دینے والا مسلمان عاقل بالغ ہو اور فاسق نہو یا اسکا فسق وعدم فسق دونون غیر معلوم ہون (۲) اپنے دیکھنے کی خبر دے (۳) چاند کے نکلنے کی جگہ غبار یا ابر وغیرہ کیوجہ سے صاف نہو کہ ہر شخص اسکو آسانی سے دیکھ لے- پہلی شرط اگر نپائی جائے مثلاً کوئی کافر یا مجنون مست یا نابالغ بچہ خبر دے یا کوئی ایسا شخص خبر دے جسکا فاسق ہونا وہان کے لوگون پر ظاہر ہو تو پھر اسکا قول اعتبار کے قابل نہوگا! ور اگر دوسری شرط نپائی جائے مثلاً کوئی شخص دوسرے لوگون کا دیکھنا بیان کرے تو قابل اعتبار نہین ہان اگر اسی شہر کے قاضی کا دیکھنا بیان کرے اور یہ کہ قاضی نے اسکو اس خبر دینے کا حکم کیا ہو تو ایسی صورت مین اسکا قول معتبر ہوگا- اور اگر تیسری شرط نپائی جائے یعنی مطلع صاف ہو تب بھی ایک شخص کا بیان کرنا کافی نہین ہو ہان اگر وہ شخص کسی اور شہر کا رہنے والا ہو یا وہ اپنا چاند دیکھنا جنگل مین بیان کرے یا اسی شہر مین رہتا ہو مگر کسی اونچے مقام سے اپنا دیکھنا بیان کرے تو ایسی حالت مین اسکا قول کافی ہوگا (ردالمحتار- عالمگیری)

(۵) عیدالفطر کا چاند بغیر اسکے کہ دو متقی پرہیزگار مرد یا ایک مرد اور ایک عورت قاضی کے پاس گواہی دین ثابت نہوگا یہ بھی اُسوقت جبکہ مطلع صاف نہو-

(۶) اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور فطر دونون مین دو ایک آدمیونکا کہنا کفایت نکرے گا

بلکہ اسقدر آدمی ہون جنکے خبر دینے سے یقین یا گمان غالب ہو جائے۔

(۷) جن مقامات مین شریعت کی طرف سے کوئی قاضی یا حاکم ہو وہان چاند دیکھنے کی خبر حاکم یا قاضی کے سامنے بیان کرنا چاہیے اُسکو اختیار ہے کہ جو اسوقت رو داد حال سے اُس کو حق معلوم ہو حکم دے۔

(۸) جن مقامات مین کوئی قاضی یا حاکم شریعت کیجانب سے نہو جیسے ہندوستان مین تو وہان لوگ خود ان قواعد کے موافق عمل کرین۔ (ردالمحتار۔ عالمگیری)

(۹) جس شخص نے رمضان یا فطر کا چاند دیکھا ہو اور اسکی خبر کسی سبب سے قابل اعتبار نہ قرار پائے تو اسکو دونون دنون مین روزہ رکھنا واجب ہے فرض نہین۔

(۱۰) اگر حاکم یا قاضی رمضان کا چاند خود دیکھے تو اسکو اختیار ہے کہ کسی کو اپنا نائب مقرر کر کے عام لوگون کو خبر کر دے یا خود لوگونکو حکم دے بخلاف عید کے اسلیے کہ اسمین ایک آدمی کی شہادت کسی حالت مین کافی نہین۔

(۱۱) چاند کا ثبوت نجوم کے قواعد سے جیسا جنتری وغیرہ مین لکھا جاتا ہے کسیطرح نہین ہو سکتا اگرچہ چند لوگ ثقہ اور پرہیزگار اس علم کے ماہر اسکی خبر دین اور صحیح یہ ہے کہ ان لوگونکو خود بھی اپنے حساب پر عمل کرنا جائز نہین۔ (ردالمحتار وغیرہ)

(۱۲) چاند کی رویت کسی کے تجربہ سے بھی ثابت نہین ہوتی گو وہ تجربہ کیسا ہی معتبر کیون نہو۔ مثلاً امام جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ رجب کی پانچوین تاریخ جسدن ہوتی ہے اسی دن رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے یہ تجربہ اگرچہ اکثر علما کے امتحان مین آچکا ہے حتی کہ مولنا شیخ محمد عبدالحی فرنگی محلی نے فلک الدوار مین لکھا ہے کہ مین بھی اسکو بارہ برس سے آزما رہا ہون ہر مرتبہ صحیح نکلتا ہے مگر پھر بھی اس تجربے کے اعتماد پر چاہیے کہ رویت ہلال کا ثبوت ہو جائے ہرگز نہین ہو

(۱۳۲) چاند کی خبر تار یا خط کے ذریعہ سے قبول نہ کی جائیگی ہان اگر قاضی کا خط قاضی کے پاس آئے تو وہ قابل اعتبار ہے۔

(۱۳۳) اگر کسی شہر کے کچھ لوگ آکر یہ شہادت دین کہ وہان چاند دیکھا گیا اور قاضی نے انکی خبر قبول کر لی تو یہ شہادت انکی معتبر ہو گی۔ بخلاف اسکے اگر صرف وہان کے لوگون کا دیکھنا یا صرف قاضی کا لوگون کو حکم دینا نقل کرین تو یہ نقل قابل قبول نہ ہوگی (در المختار رد المحتار وغیرہ)

(۱۳۴) ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والون پر بھی حجت ہے ان دونون شہرون مین کتنا ہی فصل کیون نہو حتی کہ اگر ابتداے مغرب مین چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقے سے انتہاے مشرق کے رہنے والون کو پہونچ جائے تو اُنپر اُسدن کا

ﮦ یہ لوگ کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت ہون ۱۲ منہ ﮦ ظاہر روایت مین امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہی قول منقول ہے اور جمہور حنفیہ کا اسی پر اعتماد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایک شہر والون کا دیکھنا دوسرے شہر والون کے لیے کافی نہین بعض حنفیہ نے مثل صاحب تبیین الحقائق وغیرہ کے اسی قول کو ترجیح دی ہے مگر یہ قول خلاف مذہب ہونیکے علاوہ چونکہ بے دلیل بھی ہے لہذا قابل ترک ہے حنفیہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ خطاب عام ہے تمام دنیا کے مسلمانون سے لہذا اگر ایک بھی دیکھ لیگا تو سب پر روزہ رکھنا ضروری ہوجائیگا امام شافعی وغیرہ کے عقلی اور قیاسی دلائل کے جوابات شامی وغیرہ مین موجود ہین باقی رہی ایک حدیث جسکو امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے کریب سے جب وہ سفر شام سے واپس آئے پوچھا کہ وہان چاند کب دیکھا گیا انھون نے کہا کہ شب جمعہ کو ابن عباس نے پوچھا کہ تمنے دیکھا انھون نے کہا ہان اور لوگون نے دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا کہ ہمنے شب شنبہ کو دیکھا ہے اور ہم حساب سے روزہ رکھینگے کریب نے کہا کہ کیا آپکے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا روزہ رکھنا اور دیکھنا کافی نہین فرمایا نہین ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے امام ترمذی کے نزدیک ابن عباس کے نہ ماننے کا سبب اختلاف شہر ہے حالانکہ یہ سبب بھی ہو سکتا ہے کہ شہادت باقاعدہ نہتھی کریب نے اپنا دیکھنا بیان نہین کیا بلکہ دوسرونکا دیکھنا اور ایسی حالتین کم سے کم دو آدمی گواہ ہونا چاہیے کہ وہان لوگون نے چاند دیکھا اور حضرت معاویہ نے انکے قول کو قبول کر لیا صرف کریب کا کہنا کافی نہین ہو سکتا جیسا کہ نمبر ۱۳۳ مین بیان ہو چکا یہی مطلب اس حدیث کی عبارت سے ظاہر بھی ہے ورنہ ابن عباس کا انکی رویت کو پوچھنا بالکل بیکار ہوتا اسلیے کہ اگر انکا انکار اختلاف شہر کے سبب سے ہوتا تو پہلے ہی کہدیتے کہ ہم اس رویت کا اعتبار نہ کرینگے اسکے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی کہ تمنے دیکھا یا نہین حنفیہ کو بھی اس امر کا انکار نہین ہے کہ دو شہرونمین اختلاف طلوع ممکن نہین بلکہ جن دو شہرونمین ایک مہینے کی مسافت ہوگی وہان اختلاف طلوع ضرور ہوگا بحث اسمین ہے کہ اس اختلاف کا شریعت مین اعتبار ہے یا نہین حنفیہ لفظ ثانی کے قائل ہین ...

روزہ ضروری ہوگا۔ (درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

(۱۵) اگر دو ثقہ آدمیون کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھین بعد تیس روزے پورے ہو جانیکے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جا۔ خواہ مطلع صاف ہو یا نہین تو اکتیسوین دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے (ردالمحتار وغیرہ)

(۱۶) اگر صرف ایک آدمی کے کہنے سے لوگون نے روزہ رکھا ہو اور تیسوین دن عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو اگر مطلع صاف نہو تو اکتسوین دن افطار کر لیا جا۔ اور اگر مطلع صاف ہو تو پھر افطار جائز نہین اور حاکم وقت پر اسکو اس جھوٹی خبر کی دینا لازم ہی (ردالمحتار وغیرہ) (۱۷) اگر تیس[عہ] تاریخ کو دن کیوقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آیندہ سمجھا جائیگا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آیندہ مہینے کی تاریخ نہ قرار دیا جائیگا یہ رویت زوال سے پہلے[عہ] ہو یا زوال کے بعد (ردالمحتار وغیرہ)

(۱۸) چاند دیکھنے کے وقت انگلیون سے اشارہ کرنا مکروہ تنزیہی ہی۔ (ردالمحتار

(۱۹) جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب[سے] اُسکی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اُسپر اُن دونون دنون کا روزہ رکھنا واجب[سے] ہی (ردالمحتار)

روزے کے واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر پر روزہ واجب[للعہ] نہین۔

عہ تیس تاریخ کی قید اسلیے لگائی گئی ہی کہ انتیس تاریخ کو اگر ایسا واقعہ ہوتا تو بالاتفاق شب آیندہ کا سمجھا جائیگا ورنہ لازم کہ مہینہ اٹھائیس دن کا ہو جائے اور یہ ممکن نہین ۱۲ عہ یہ مذہب امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا ہی اور فقہائے حنفیہ اسی کے ... ہین قاضی ابی یوسف کے نزدیک اگر قبل زوال دیکھا جائے تو شب گذشتہ کا سمجھا جائیگا ۱۲ سے یہ مذہب حنـ... کا ہی کہ کفار پر عبادات فرض نہین امام شافعی اسکے خلاف ہین نتیجہ اس خلاف کا یہ ہوگا کہ انکے نزدیک عبادات کے نہ ادا کرنے کا بھی عذاب ہوگا ہمارے نزدیک نہین للعہ بعض فقہانے مثل صاحب بدایع کے ان دونون روزون کو مستحب کہا ہے مگر اکثر فقہا کی تصریحات کے خلاف ہی ۱۲

(۲) بالغ ہونا نابالغ پر روزہ واجب نہیں۔

(۳) رمضان کی فرضیت سے واقف ہونا یا دار الاسلام مین رہنا۔ جو شخص دار الحرب مین رہتا ہو اور رمضان کی فرضیت سے ناواقف ہو اوسپر روزہ واجب نہین۔ (رد المحتار وغیرہ)

(۴) اُن عذرون سے خالی ہونا جنکی حالت مین روزہ نہ رکھنا مباح ہے وہ عذر وہ ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز (۲) حمل بشرطیکہ روزہ رکھنے مین اپنے یا بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو (۳) دودھ پلانا بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو خواہ وہ دودھ پلانیوالی بچے کی مان ہو یا دائی اور خواہ اُس دائی نے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو یا عین رمضان مین۔ گمان غالب کی یہ چند صورتین ہین اپنے یا کسی کے تجربے سے مضرت ثابت ہو چکی ہو۔ یا کسی طبیب حاذق مسلمان کی راے مضرت کیجانب ہو بشرطیکہ وہ طبیب متقی پرہیزگار ہو یا اوسکا تقوی اور عدم تقوی کچھ نہ معلوم ہو۔ (۴) کسی مرض کے پیدا ہو جانے یا بڑہ جانے یا مرجانے کا خوف ہو مثال کسی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہو اور اگر وہ روزہ رکھے اور دوا کا استعمال نہ کرے تو مرجائے یا بیمار ہو جانیکا خوف ہو درد چشم اور درد سر وغیرہ بھی اُن امراض مین ہین جنکے پیدا ہو جانے یا بڑہ جانیکے خوف سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ جو شخص کسی بیمار کیخدمت کرتا ہو اور اوسکے روزہ رکھنے سے اُس بیمار کی تکلیف کا خیال ہو

عہ امام شافعی کے نزدیک ناجائز سفر مین روزہ نہ رکھنا مباح نہین ۱۲ عہ بعض فقہا نے مثل صاحب ذخیرہ کے صرف دائی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت کیساتھ خاص کیا ہے مان کو نہین اسلیئے کہ باپ کسی اور کو دودہ پلانے کیلیئے نوکر رکھ سکتا ہے مگر یہ قول اکثر فقہا کے خلاف ہے (بحر الرائق)

وہ بھی اسی حکم مین داخل ہو (۵) کمزوری ایسی کہ روزہ نرکھہ سکتا ہو خواہ یہ کمزوری بڑھاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کی اور خواہ پھر قوت آنیکی امید ہو یا نہین (۶) جان یا بدن کا خوف مثلاً کوئی دشمن کہے کہ اگر تو روزہ رکھے گا تو ہم تجھکو مارڈالینگے یا ہاتھ پیر کوئی عضو کاٹ لینگے (۷) جہاد یعنی کسی دشمن سے محض خدا کیلیئے لڑنا بشرطیکہ روزہ رکھنے سے کمزوری کا خیال ہو کہ جس سے لڑائی مین نقصان آئے (۸) بھوک ایسی کہ روزے کا تحمل نہو سکے (۹) پیاس اسقدر کہ روزہ نرکھہ سکے (۱۰) بیعقل ہونا جنون اور مستی اور بیہوشی کی حالت مین روزہ واجب نہین۔ (درمختار۔ رد المحتار وغیرہ)

یہ عذر جو ہمنے بیان کئے انمین سے بعض ایسے ہین جنکے رفع ہوجانیکے بعد جسقدر روزے فوت ہوے ہین اُنکی قضا یا عوض کچھ لازم نہین ہوتا اور بعض ایسے ہین کہ جن مین روزے کا عوض واجب ہوتا ہی بعض ایسے ہین جنکے رفع ہوجانیکے بعد روزے کی قضا لازم ہوتی ہی ان سب عذرون کے تفصیلی حالات عنقریب انشاء اللہ تعالی بیان ہونگے۔

روزے کے صحیح ہونے کی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر کا روزہ صحیح نہین۔

(۲) حیض نفاس سے خالی ہونا حیض نفاس والی عورتون کا روزہ صحیح نہین ہاں بعد اسکے کہ حیض نفاس بند ہوچکا ہو گو غسل نہ کیا ہو روزہ صحیح ہی اسلیے کہ روزے کے صحیح ہونے مین طہارت شرط نہین۔

(۳) نیت[ف] یعنی دل سے روزے کا قصد کرنا اگر کوئی شخص بے قصد و بے ارادہ کچھ نہ کھائے

ف امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک نیت شرط نہین ہی یہ ہمارے امام صاحب کے شاگرد ہین ۱۲

پیے اور تمام اُن چیزون سے جنسے روزہ فاسد ہوجاتا ہو بچے تو اسکا روزہ صحیح نہین۔
نیت کے مسائل (۱) رمضان کے ہر روزے مین نیت کرنا ضروری ہو ایکروز
نیت کرلینا تمام روزون کیلئے کافی نہین (۲) نیت کا زبان سے ظاہر کرنا کچھ ضروری
نہین صرف دلی قصد کافی ہو حتی کہ سحور کھانا خود قائم مقام نیت کے ہو اسلیے کہ سحور
روزہ رکھنے کی غرض سے کھائی جاتی ہو۔ (بحر الرائق)
ہان اگر کسیکی عادت اُسوقت کھانیکی ہو یا کوئی بدبخت سحور کھاتا ہو روزہ نہ رکھتا ہو اُسکے
سحور کھانا قائم مقام نیت کے نہین (۳) رمضان کے ادائی، روزونمین اور اُس نذر
کے روزونمین جسمین دن تاریخ کی تخصیص کردی گئی ہو اور نوافل کے روزونمین غروب
آفتاب کے بعد سے نصف نہار شرعی سے کچھ پہلے تک نیت کرلینا کافی ہو اگر کوئی
شخص رات کو نیت کرنا بھول جائے صبح کو یاد آئے یا دن چڑھے تو اُسوقت بھی نیت
کرسکتا ہو (۴) رمضان کے قضائی روزون مین اور نذر غیر معین اور کفارات کے روزون
مین اور اُس نفل کی قضا مین جو شروع کرکے فاسد کردی گئی ہو غروب آفتاب کے
بعد سے صبح صادق کے طلوع تک نیت کرلینا ضروری ہو بعد صبح صادق کے اگر نیت
کیجائے تو کافی نہو گی (۵) کسی روزے کی نیت غروب آفتاب سے پہلے صحیح نہین (۶) رمضان کے
ادائی روزون مین صرف روزے کی نیت کرلینا کافی ہو فرض کے تخصیص کی کچھ

نصف نہار یعنی آدھا دن شرعی کی قید اسلیے کہ عرفی نصف نہار تک نیت کی اجازت نہین شرعی نہار صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہوتا ہو اور عرفی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک لہذا شرعی نہار کا نصف پہلے ہوگا اور عرفی کا اسکے
بعد مثلاً عرفی نصف نہار کا نصف پہلے ہوگا اور عرفی کا اسکے بعد مثلاً عرفی نصف نہار بارہ بجے ہو تو شرعی گیارہ
بجے ہوجائیگا کچھ کم و بیش ۱۲

ضرورت نہین بلکہ اگر کیسکو معلوم نہو کہ یہ مہینہ رمضان کا ہو اور وہ کسی نفل یا کسی واجب
روزے کی نیت کرلے تب بھی کافی ہو ہان مریض کے لیے چونکہ اُسپر رمضان کا روزہ
فرض نہین اسیلیے فرض کی تخصیص ضروری ہو اور مسافر کسی نفل یا صرف روزے
کی نیت کریگا تو پھر رمضان کا روزہ نہوگا بلکہ اُسی واجب کا لہذا مریض پر رمضان کے
روزے کیلیئے فرض کی تخصیص ضروری ہو اور مسافر کو یہ ضروری ہو کہ کسی دوسرے واجب
روزے کی نیت نکرے خواہ رمضان کی نیت کرے یا نفل کی یا صرف روزے کی (۷)
رمضان کے قضائی روزو نمین اور نذر مطلق اور کفارات اور نوافل کی قضا کے روزونمین
انکی تخصیص ضروری ہو بے تخصیص کے انکی نیت درست نہو گی (۸) نیت مین تبرکاً انشاء
کہہ لینا کچھ مضر نہین (۹) روزے کی حالت مین افطار کی نیت کرلینے سے
روزے کی نیت باطل نہین ہوتی۔

روزے کے اقسام

روزے کی آٹھ قسمین ہین۔ فرض معین[1]۔ فرض غیر معین[2]۔ واجب معین[3] واجب غیر معین[4]
مسنون[5] مستحب[6]۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔

فرض معین۔ رمضان کے ادائی روزے۔

فرض غیر معین۔ رمضان کے قضائی روزے۔

واجب معین۔ (۱) نذر معین یعنی جسمین دن تاریخ کی تخصیص ہو مثلاً کوئی شخص منت
مانے کہ مین فلان تاریخ فلان دن یا فلان مہینے مین روزہ رکھون گا تو اسکو اُسی دن
اُسی تاریخ یا اُسی مہینے مین روزہ رکھنا واجب ہو گا (۲) جس شخص نے رمضان

ف معین سے مقصود یہ ہو کہ اُسکا وقت مقرر ہو اور غیر معین جس کا وقت مقرر نہو۔ ۱۲

عید کا چاند خود دیکھا ہو اور شرعاً اُسکی شہادت قبول نہوئی اُسپر اُن دونون دنونکا روزہ
واجب غیر معین (۱) کفارے کے روزے (۲) نذر غیر معین جسمین دن تاریخ کی تخصیص
ہو مثلاً کوئی شخص منت کرے کہ مین چار روزے رکھونگا اور دن تاریخ کا کچھ ذکر نکرے
(۳) اُن نفل روزون کی قضا جو شروع کرنیکے بعد فاسد ہو گئے ہون

مسنون (۱) عرفے کا روزہ (۲) عاشورا (محرم کی دسوین تاریخ) کا روزہ
ایک دن ملاکر خواہ اُس کے بعد کا یا اُسکے قبل کا (۱۳) ہر مہینے کی تیرھوین یا
چودھوین یا پندرھوین کا روزہ۔

مستحب (۱) شوال کے مہینے مین عید کے بعد چھ دن روزہ رکھنا۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے
درمیان مین فصل دے دیکر رکھے جائین (۲) دوشنبے اور پنجشنبے کا روزہ (۳) ذی الحجہ کے
پہلے عشرے کے آٹھ دن کا روزہ (۴) صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن بیچ مین
ناغہ دیکر سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا (۵) خواص کو یوم شک کا روزہ

مکروہ تحریمی۔ (۱) عید الفطر کے دن روزہ رکھنا (۲) ایام تشریق مین روزہ رکھنا
(۳) خاصکر صرف عاشورا کا روزہ رکھنا (۴) بالتخصیص سنیچر یا اتوار کو روزہ رکھنا۔

ف کفارے کے روزون کو اکثر فقہانے فرائض مین شمار کیا ہے مگر درحقیقت یہ فرض نہین اسلیے کہ انکے منکر کو کوئی کافر
نہین کہتا ہان واجب کی اعلیٰ قسم مین ہین اسیوجہ سے محقق کمال الدین بن ہمام نے انکو واجبات مین لکھا ہے اور علامہ
شامی لکھتے ہین کہ یہی مناسب ہے عہ عرفے اور عاشورے کے روزے کو بعض نے مستحب لکھا ہے اور بعض نے صوم عرفہ کو مستحب
لکھا ہے درحقیقت یہ دونون سنت ہین ان دونون روزون کے فضائل حدیث مین بہت وارد ہوئے ہین صوم عرفہ کی نسبت وارد
ہوا ہے کہ وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ گناہون کا کفارہ ہے اور صوم عاشورا ایک سال گذشتہ کا سہ اسکو بھی بعض فقہانے
مستحب لکھا ہے مگر صحیح نہین ان تاریخون کے روزون کو صیام ایام بیض کہتے ہین فضائل انکے بہت ہین آنحضرت کی انپر مواظبت تھی

(۵) بالتخصیص صرف جمعہ کا روزہ (۶) نوروز[ع] کا روزہ (۷) مہرجان کا روزہ (۸) عوام کو یوم
شک[ع] کا روزہ رکھنا (۹) عورت اور غلام اور مزدور کو نفل کا روزہ بے رضامندی لیے
شوہر اور مالک اور آقا کے (۱۰) رمضان سے پہلے ایک یا دو دن بغرض تعظیم رمضان
کے روزہ رکھنا۔

مکروہ تنزیہی (۱) بغیر کسی دن کے بیچ مین ناغہ کیے ہوئے ہمیشہ روزہ رکھنا (۲) روزہ
مین وصال کرنا یعنی شب کو بھی افطار نہ کرنا اسکی کراہت اُس شخص کے حق مین ہو جو اپنی
طبیعت پر جبر کر کے ایسا کرے یا اُسکو اس سے کچھ تکلیف ہو۔ اگر کوئی آدمی ایسا ہو
جسکو ذرا بھی گران نہ گذرے نہ کسی قسم کی تکلیف ہو تو اُسکو مکروہ نہین سلف صالح خاصکر
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بطرق صحیحہ منقول ہو (۳) سکوت کا روزہ رکھنا

روزے کے فرائض

چونکہ روزے سے حق جل شانہ کا اصل مقصود یہ ہو کہ بندون مین ایک قوت صبر کی
پیدا ہو جائے جو ایک اعلی درجے کا انسانی کمال ہو اور انسان اپنے نفس کی خواہشون
کے خلاف کرنے پر جو تمام خرابیون اور حکم الٰہی کی نافرمانیون کا منبع ہے قادر ہو جائے

[ع] نوروز اور مہرجان دونون عجمیون کے عید کے دن ہین مہرجان بڑے دن کو کہتے ہین اور نوروز شمسی سال کے
ابتدائی دن کو کہتے ہین [ع] یوم شک یعنی شعبان کی ۳۰ تاریخ جبکہ ۲۹ کو بسبب ابر یا غبار کے رویت ہلال نہوئی ہو عوام
اس دن احتیاطاً روزہ رکھتے ہین نیت یہ کرتے ہین کہ اگر رویت ہوگئی ہو تو یہ روزہ رمضان کا ہو ورنہ نفل اور یہ تردد
نیت مین مکروہ ہو اسی سے عوام کو اس روزے کی ممانعت کیجاتی ہو۔ اگر قطعی طور پر نفل کی نیت کی جائے
تو پھر کچھ کراہت نہین بلکہ مستحب ہو جو شخص قطعی نیت کرنے پر قادر ہو جائے وہ عوام مین نہ سمجھا جائیگا اور اگر
رویت ہوگئی ہوگی تو وہ رمضان کا ہو جائیگا یہ نیت کرنے کی کچھ ضرورت نہین (درمختار وغیرہ)

نچہ اسی طرف قران شریف کا یہ لفظ اشارہ کر رہا ہو لعلکم تتقون پس دراصل اپنے
س کی خواہشون کے خلاف کرنا ہی روزے کی حقیقت ہو مگر شریعت نے تمام
ہشون کے ترک کو فرض نہین فرمایا بلکہ صرف بڑی بڑی تین خواہشون کے ترک
رض فرمایا ہے جب انسان انکے ترک پر قادر ہو جائے گا تو اور باقی خواہشین
ئی چیز نہین ہین۔ وہ تین فرض یہ ہین۔

) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔ جن صورتون مین کہ
یقت کوئی چیز کھائی نہین جاتی مگر کھانے کی مشابہت انمین پائی جاتی ہو انکا بھی
ک کردینا فرض ہو مثال کوئی شخص کان ناک وغیرہ مین تیل ڈالے اور وہ جوف
ن پہونچ جائے پس اس صورت مین اگرچہ کوئی چیز کھائی نہین گئی مگر کھانے کی
شابہت ضرور ہو کھانے مین بھی ایک چیز جوف مین پہونچائی جاتی ہو اور اسمین بھی
یسا ہی ہوا تفصیل ان سب صورتون کی مفسدات صوم مین انشاراللہ بیان ہوگی

(۲) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا۔

(۳) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک جماع نکرنا۔ لواطت بھی جماع کے
کم مین ہو اور جس فعل سے عادۃ خروج ہو جاتا ہو اُسکے ذریعے سے منی کا خارج
نا بھی فرض ہو مثال کسی جانور کے جماع سے یا بذریعۂ جلق کے منی کا خارج کرنا
لاف کسی عورت کے دیکھنے یا بوسہ لینے یا لپٹانے کے اسلیے کہ انسے عادۃ خروج
ی نہین ہوتا۔ پس ان افعال سے اگر منی خارج ہو جائیگی تو اُسکا کچھ اعتبار نہوگا۔

ح صادق کے طلوع سے ابتدائے طلوع مراد ہے اور غروب آفتاب سے جرم آفتاب کا
ر سے غائب ہو جانا کہ اُسکی شعاع وغیرہ بالکل باقی نرہے جبوقت مغرب کا وقت آجاتا ہے

روزے کے سنن اور مستحبات

روزے مین تمام اُن چیزون سے بچنا مسنون ہی جنکے کرنے مین گناہ ہی مثلاً غیبت
کرنا جھوٹ بولنا چغلی کھانا کسی کا مال ناحق لے لینا کسی کو ظلماً مارنا یا کچھ سخت کہنا۔
اور بہ نسبت اور دنون کے اس زمانہ مین عبادت کی کثرت کرنا خصوصاً رمضان
اخیر عشرے مین شب بیداری کرنا اور مسجد مین اعتکاف کرنا بھی مسنون ہی رات
پچھلے وقت صبح صادق سے پہلے کچھ کھا لینا مسنون ہی جسکو سحور کہتے ہین۔
روزے کے افطار مین جلدی کرنا یعنی وقت آجانیکے بعد تاخیر نہ کرنا مستحب ہی او
اسی طرح سحور مین دیر کرنا یعنی صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے کھانا مستحب ہی بہت
پہلے کھا لینے مین سحور کا ثواب نہین۔ روزے مین تمام اُن چیزونسے بچنا جنسے اور
کے نزدیک روزہ فاسد ہوجاتا ہی اگرچہ حنفیہ کے نزدیک ان سے فساد نہین آتا۔
ان چیزون کی تفصیل انشاءاللہ مفسدات صوم سے معلوم ہوگی۔

روزہ جن چیزون سے فاسد ہوجاتا ہی

یہ بات ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ روزے مین اکل شرب اور جماع کا ترک کرنا فرض
پس جب کوئی امر اس فرض کے خلاف کیا جائیگا تو روزہ فاسد ہوجائیگا یعنی
رہیگا فرق صرف اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایسی چیز جوف مین پہونچائی جائیگی جسکے
ہونیکا خیال ہی خواہ غذا ہو یا دوا تو ایسی حالت مین روزے کی قضا رکھنا پڑیگی اور
اُس جرم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر کوئی ایسی چیز قصداً نہ پہونچائی جائے بلکہ خو

ع حدیث مین اسکے بہت فضائل وارد ہوے ہین اور اسکو انبیا علیہم السلام کی سنت فرمایا گیا ہی یہانتک
اسکی تاکید کیگئی ہی کہ اگر کچھ نہ ممکن ہو تو صرف پانی ہی پی لو۔ یہود و نصاری کے روزون مین سحور کی اجازت نہ تھی

بنچ جائے یا اسکے نافع ہونے کا خیال نہو تو صرف روزے کی قضا رکھنا پڑیگی اسیطرح
کوئی ایسا فعل کیا جائیگا جسکی لذت جماع کی لذت کے برابر ہو تو قضا اور کفارہ
دونوں ورنہ صرف قضا۔ حاصل یہ کہ روزہ کی فاسد کرنیوالی چیزین دو قسم ہین ایک وہ کہ
جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہو دوسرے وہ جن سے قضا کفارہ دونون لازم ہوتے ہین۔
اب ہر قسم کی تفصیل علیحدہ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین۔

پہلی قسم یعنی وہ صورتین جنمین صرف قضا کافی ہو۔

(۱) بے قصد کوئی ایسی چیز جو غذا یا دوا انسان کے استعمال مین آتی ہو جوف[عہ] مین
پہنچ جائے مثال (۱) کسی شخص نے کلی کرنے کیلئے منھ مین پانی لیا اور وہ حلق کے نیچے
اتر گیا (۲) سونے کی حالت مین کسی نے کچھ کھا پی لیا (۳) کسی کے منھ مین مینھ کا پانی گو
ایک ہی قطرہ ہو یا برف کا ٹکڑا چلا گیا اور حلق کے نیچے اُتر گیا (۴) ناک یا کان مین تیل
وغیرہ ڈالا اور دماغ یا پیٹ مین پہونچ گیا (۵) پیٹ یا دماغ کے زخم مین دوا ڈالی
اور وہ دوا اُس زخم کی راہ سے پیٹ یا دماغ مین پہونچگئی۔

(۲) کسی روزہ دار کو زبردستی کوئی چیز کھلا پلا دی جائے۔

(۳) کوئی شخص احتقان[عہ] لے یا ناس کا استعمال کرے۔

(۴) کوئی شخص اس خیال سے کہ آفتاب غروب ہوگیا افطار کرے یا اس خیال سے
کہ ابھی رات باقی ہو سحور کھالے تو اسکی اٹھارہ صورتین ہین کہ منجملہ اُنکے پانچ مین صرف قضا

عہ جوف سے جسم کا وہ اندرونی حصہ مراد ہو جو سینے سے مثانے تک ہو دماغ بھی جوف کے حکم مین ہو مثانہ
مثانت سے خارج ہے (ردالمختار) عہ کسی دوا کا مشترک حصہ کے ذریعے سے پیٹ مین پہونچا دینا
احتقان ہے جسکو ہمارے عرف مین عمل کہتے ہین۔

واجب ہوتی ہو وہ یہ ہین (۱) اس گمان غالب پر کہ ابھی رات باقی ہو سحور کھا
بعد کھانیکے اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہوا یعنی رات نہ تھی (۲) اس شک پر کہ
رات باقی ہی سحور کھالی اور بعد کو اس شک کا غلط ہونا معلوم ہوا (۳) باوجو
گمان غالب صبح صادق کے ہوجانیکا تھا اور رات ہونیکا صرف مرجوح خیال
سحور کھائی اور اس گمان غالب کا صحیح ہونا ظاہر ہوا۔ (۴) اس گمان غال
آفتاب غروب ہو گیا افطار کر لیا اور بعد کو اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہو گیا۔
باوجودیکہ غروب آفتاب مین شک تھا افطار کر لیا اور بعد کو اس شک کا صحیح یا غلط ہو
معلوم ہوا (۶) کسی شخص نے بسبب سکے کہ اسکو روزے کا خیال نرہا کچھ کھاپی لیا
کر لیا (۷) کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا صرف کسی عورت وغیرہ
سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا
جاتا رہا اور عمداً اسنے کھاپی لیا۔

(۷) کوئی شخص روزے کی حالت مین عمداً قے کرے بشرطیکہ وہ قے منھ بھر کر
ایک ہی مرتبہ کی قے منھ بھر کر ہو یا کئی مرتبہ کی مگر ایک ہی مجلس مین اور خواہ کھ
پانی صفرا خون کی قے ہو یا بلغم کی

ع شک اور گمان مین فرق یہ ہو کہ حالت شک مین دونون جانب نفی اثبات کے برابر ہوتے ہین
مین ایک جانب غالب ہوتا ہو اور اسی جانب غالب کو گمان کہتے ہین۔ رات باقی ہونیکا شک ہو یعنی
رات ہونیکا خیال ہو اور اسیقدر رات نہونیکا بھی خیال ہو ۱۲ ع یہ مذہب امام ابو یوسف کا ہو انکے نزدیک بلغم کی
جاتا رہتا ہو اور نہ کبھی ٹوٹ جاتا ہو امام صاحب اور امام محمد کے نزدیک روزہ ٹوٹتا ہو۔ وضو جاتا ہو علامہ محقق کمال الدین
ہو کہ روزے کے بارے مین امام ابو یوسف کا قول قابل عمل ہو اور وضو کے مسئلہ مین امام صاحب اور امام محمد کا اور یہ تعیینات انکے
بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے

(۸) کسی شخص نے روزے کی نیت ہی نہ کی یا کی مگر بعد نصف نہار شرعی کے۔

(۹) کسی شخص نے رات کو روزے کی نیت نہ کی بلکہ بعد صبح صادق کے نصف نہار سے پہلے اور اس نے عمداً کچھ کھا پی لیا۔

(۱۰) کسی شخص نے کوئی ایسی چیز اپنے جوف مین پہونچائی جسکے مفید اور نافع ہونیکا خیال نہین نہ غذا نہ دوا خواہ منھ کے ذریعے سے پہونچائے یا ناک کان سے یا مشترک حصے سے یا عورت اپنے خاص حصہ سے مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ مین کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہین پہونچتی اسلیے روزہ فاسد نہوگا۔ (رد المحتار)

مثال (۱) کسی نے کوئی مٹی کی کنکری یا لکڑی کھالی (۲) کسی چیز سے بخارات یا دھوان اُٹھ رہا ہو اور کوئی شخص اسکو سونگھے جسکے سبب سے وہ بخارات جوف مین داخل ہوجائین بشرطیکہ وہ بخارات بخیال نفع نہ پہونچائے گئے ہون حقے کا دھوان بھی اسی حکم مین ہو مگر اس شخص کیلیے جسکو حقہ پینے کی عادت نہو اور نہ کسی نفع کی غرض سے اسنے پیا ہو۔ (رد المحتار)۔ (۳) کوئی لکڑی یا کپڑا روئی وغیرہ مشترک حصے مین یا عورت اپنے خاص حصہ مین اسطرح داخل کرے کہ سب اسکے اندر غائب ہوجائے ایسی چیز کا کھانا جس سے انسان بالطبع کراہت رکھتا ہو اسی حکم مین ہو یعنی روزہ فاسد ہوجاتا ہو اور صرف قضا لازم ہوتی ہو جیسے کسی کی قے کا کھالینا یا کسی کے منہ سے نکلے ہوے لقمہ کا کھالینا بشرطیکہ وہ شخص محبوب نہو اسلیے کہ محبوب کے منہ سے نکلی ہوئی چیز سے کراہت نہین ہوتی دیکھو بزرگان دین کے منہ سے نکلی ہوئی چیز انکے مریدین کس خوشی سے کھاتے ہین اور اگر کوئی چیز ایسی ہو جس سے کسیکی طبیعت نفرت کرے کسیکی نکرے تو جس شخص کی طبیعت کو نفرت ہو اسپر کھانیسے صرف قضا لازم ہوگی اور جسکو نفرت نہو اسپر اسکے کھانیسے قضا اور کفارہ دونون (رد المحتار)

(۱۱) کسی شخص کے منھ مین آنسو یا پسینے کے اسقدر قطرے چلے گئے کہ جنکا مزہ یعنی نمکینیت تمام منھ بھر مین محسوس ہوئی اور وہ انکو پی گیا۔

(۱۲) کسی نے مردہ عورت یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی جسکے ساتھ جماع کی رغبت نہین ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتون مین منی کا خروج ہو گیا۔

(۱۳) کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت مین یا بحالت جنون جماع کیا گیا۔

(۱۴) کسی رنگین دھاگے کو کسی نے بٹنے کی غرض سے منھ مین ڈالا اور اُس کا رنگ زبان مین آگیا۔ (ردالمحتار)

(۱۵) کسی شخص کے دانتون کے درمیان مین کچھ غذا باقی رہگئی ہو اور وہ اس کو بغیر منھ سے نکالے ہوے کھا جائے بشرطیکہ وہ غذا چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا چنے سے کم ہو مگر منھ سے باہر نکال کر کھائے۔

(۱۶) کوئی شخص اپنی قی کو نگل جائے بشرطیکہ منھ بھر کر ہو گو پوری قی نہ نگلی ہو بلکہ اُسکا بہت ہی قلیل حصہ چنے کے برابر۔

(۱۷) کسی ناواقف سے روزے کی حالتمین کوئی ایسا فعل ہوا جس سے حنفیہ کے نزدیک روزے مین فساد نہین آتا اور اسنے کسی عالم سے اسکا مسئلہ پوچھا اور اسنے روزے کے فاسد ہو جانیکا فتوی دیدیا حالانکہ اسکا فتوی غلط تھا۔

(۱۸) رمضان کے ادائی روزون کے سوا اور کسی قسم کا روزہ فاسد ہو جائے خواہ عمداً فاسد کیا جائے یا خطاءً ہر حال مین صرف قضا واجب ہوگی یہ تمام تفصیل جو اوپر بیان ہوئی صرف

رمضان کے ادائے روزون کے لیے تھی

دوسری قسم یعنی وہ صورتین جنمین قضا اور کفارہ دونون لازم ہوتے ہین۔

(ا) وہ شخص جس مین روزے کے واجب ہونیکے تمام شرائط پائے جاتے ہون۔ رمضان کے اُس ادائی روزے مین جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منھ کے ذریعے سے جوف مین کوئی ایسی چیز پہونچائی جو انسان کی دوا غذا مین مستعمل ہوتی ہو یعنی اُسکے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اور اسکے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نکرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے۔ لواطت بھی اسی حکم مین ہے جماع مین خاص حشفے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہین بہر صورت قضا اور کفارہ دونون واجب ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہو جسمین جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے (بحر الرائق رد المحتار)

مذکورہ بالا قیود کے فوائد۔ روزے کی شرائط وجوب کا پایا جانا اسلیے شرط کیا گیا کہ نابالغ بچے اور مجنون پر کفارہ نہین ہوتا اور اسی طرح وہ شخص جو حالت سفر مین ہو یا حیض و نفاس والی عورت پر بھی کفارہ نہین واجب ہوتا اگرچہ ان لوگون نے روزے کی نیت کرلی ہو اور اگرچہ نیت کیوقت اُن مین شرائط وجوب پائے جاتے ہون سفر یا حیض و نفاس بعد نیت کے طاری ہوا ہو (درمختار۔ رد المحتار)

رمضان کی قید اس لیے لگائی گئی کہ سوا رمضان کے اور کسی روزے کے افطار سے کفارہ نہین لازم ہوتا۔

ادائی کی قید اسلیے لگائی گئی کہ رمضان کے قضائی روزہ کے افطار سے کفارہ نہین ہوتا

نیت اور پھر اُسکا صبح صادق سے پہلے ہونا اسلیے شرط کیا گیا کہ جس روزے مین نیت نہ کی گئی ہو اسکے افطار کرنیسے کفارہ لازم نہین ہوتا اسلیے کہ وہ روزہ ہی صحیح نہین ہوا روزے کے صحیح ہونے کیلیئے نیت شرط ہی اور جب روزہ ہی صحیح نہ ہوا تو کفارہ کیسا کفارہ تو روزے کے افطار سے ہوتا ہی- اسی طرح جس روزے کی نیت بعد صبح صادق کے کیجائے اُسکے افطار سے بھی کفارہ نہین ہوتا اسلیے کہ امام شافعی کے نزدیک قبل صبح صادق کے نیت کرنا شرط ہی پس اُنکے نزدیک روزہ ہی نہین ہوا اور کفارہ اُس روزے کے افطار مین ہوتا ہی جسکے صحیح ہونے مین کسی کا خلاف نہو یا خلاف ایسا ہو جو بے دلیل یا مخالف اجماع ہونیکے سبب سے قابل اعتبار نہو-

عمداً کی قید اسلیے کی گئی کہ اگر کوئی شخص بغیر قصد کے روزے کو بھول کر یا سوتے مین کچھ کھا پی لے یا غلطی سے کوئی چیز اسکے حلق سے اُتر جائے مثلاً کلی کرنیکی غرض سے منھ مین پانی لے اور حلق کے نیچے اُتر جائے یا کوئی شخص کسی روزہ دار کو کچھ کھلا پلا دے یا زبردستی جماع کرلے تو ان سب صورتون مین کفارہ واجب نہین ہوتا-

منھ کے ذریعے سے اور پھر جوف مین پہونچنے کی شرط اسلیے کیگئی کہ اگر کوئی شخص کسی اور راستے سے کوئی چیز پہونچائے تو اسپر کفارہ نہوگا مثلاً کوئی شخص ناک کان کے ذریعے سے یا مشترک حصہ سے یا عورت اپنے خاص حصہ سے کوئی چیز داخل کرے جیسے ناس اور عمل وغیرہ- اور اسی طرح اگر جوف مین نہ پہونچے جیسے کوئی شخص سر مین تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ مین کوئی چیز داخل کرے تو چونکہ یہ چیزین جوف تک نہین پہونچتین اسلیے انسے کفارہ کیا قضا بھی واجب نہوگی-

غذا یا دوا اُس چیز کا مستعمل ہونا اسلیے شرط کیا گیا کہ جو چیز ایسی نہو جیسے مٹی

کنکڑی یا لکڑی یا درخت کی تپی وغیرہ اسکے استعمال سے کفارہ واجب نہوگا ہان جو لکڑی دوا مین مستعمل ہو جیسے اصل السوس وغیرہ یا جس درخت کی تپی کھائی جاتی ہو جیسے چنے کی یا املی کی کوپل اسکے استعمال سے کفارہ ہو جائیگا جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہون یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئین انپر بھی کفارہ واجب ہوگا۔

سلیم الطبع انسان کی طبیعت کا نفرت نکرنا اسلیے شرط کیا گیا کہ جس چیز سے نفرت ہوتی ہو اسکے استعمال سے کفارہ واجب نہین ہوتا جیسے قی پیشاب پاخانہ وغیرہ منھ کا نکالا ہوا لقمہ اسکی تفصیل اوپر ہو چکی ہان کچے گوشت کے کھانیسے کفارہ لازم ہو جاتا ہی بشرطیکہ وہ سڑا نہو علامۂ شامی رد المحتار مین فرماتے ہین کہ مینے کسی فقیہ کا اسمین اختلاف نہین دیکھا باوجودیکہ کچے گوشت سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہو شاید اسکی یہ وجہ ہو کہ گوشت مین غذائیت کا وصف بہت بڑھا ہوا ہی۔

جماع مین عورت کے قابل جماع ہونے کی شرط اسلیے کیگئی کہ ناقابل جماع عورت سے جماع کرنے مین کفارہ نہین ہوتا۔

"ناقابل جماع عورت کی تشریح ہم پہلی جلد مین کر چکے ہین ہان عورت کیلیے مرد کا بالغ ہونا شرط نہین حتی کہ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی اوسکو قضا اور کفارہ دونون کا حکم دیا جائیگا۔ (رد المحتار)

جماع مین عورت اور مرد دونون کا عاقل ہونا شرط نہین حتی کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا مثلاً مرد عاقل ہو اور عورت مجنون تو مرد پر اور بالعکس ہو تو عورت پر۔

(۲) کوئی ایسا فعل کر بیٹھے بعد جس سے روزہ فاسد نہین ہوتا اور نہ اسمین روزنے کی

فاسد ہوجانے کی کوئی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو اور نہ اُس فعل کا مفسد صوم ہونا اُسکو کسی عالم کے فتوے یا حدیث سے معلوم ہوا ہو بلکہ صرف اپنے خیال مین یہ سمجھا کہ روزہ فاسد ہوگیا عمداً روزے کو فاسد کرڈالا مثال پچھنے لگائے یا فصد لے یا سرمہ لگایا یا کسی عورت کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا کسی مردہ یا جانور سے جماع کیا اگر منی کا خروج نہین ہونے پایا اور بعد ان افعال کے یہ سمجھکر کہ میرا روزہ جاتا رہا عمداً روزے کو فاسد کرڈالا۔

مذکورہ بالا قیود کے فوائد۔ اگر کوئی ایسا فعل کرے جس مین روزے کے فاسد ہوجانے کی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نے روزے کو بھول کر کچھ کھا پی لیا یا جماع کرلیا احتلام ہوگیا یا کسی عورت کے دیکھنے یا تصور کرنیسے منی خارج ہوگئی یا بے اختیار قے ہوگئی اور ان افعال کے بعد مسئلہ نہ معلوم ہونیکے سبب سے اُسنے یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور کچھ کھاپی لیا تو چونکہ ان افعال مین ظاہری صورت فساد صوم کی موجود ہے اس لیے اُسپر کفارہ لازم نہوگا۔

اسی طرح اگر کسی عالم سے فتوی پوچھا اور اُس نے فتوی دیدیا کہ اُس فعل سے تمھارا روزہ جاتا رہا اور بعد اس فتوے کے اُس نے عمداً روزے کو فاسد کردیا اس صورت مین گو اُس عالم کا فتوی غلط بھی ہو تب بھی کفارہ لازم نہوگا بشرطیکہ وہ عالم اُس شہر کے لوگون مین معتمد اور معتبر ہو لوگ اس سے فتوی پوچھتے ہون اس لئے کہ حسب تصحیح محققین جاہل پر اپنے شہر کے عالم کی تقلید واجب ہے گو وہ کسی مذہب کا ہو شافعی یا حنفی مالکی یا حنبلی۔

ع زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی ہمارے رسالہ درخریدمین ہے ۱۲

اسی طرح اگر کسی حدیث کے سننے سے اُس فعل کا مفسد صوم ہونا اُسے معلوم ہوا ہو اور اس وجہ سے اُسنے عمداً روزے کو فاسد کردیا ہو تب بھی کفارہ لازم نہوگا اگرچہ وہ حدیث صحیح نہو یا اُسکا مطلب اُس نے غلط سمجھا ہو۔

حاصل یہ کہ جب کسی شبہہ سے روزہ فاسد کیا جائیگا تو کفارہ واجب نہوگا اسلیے کہ کفارہ ایک قسم کی سزا ہے اور سزا کا مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو دیدہ و دانستہ خلاف ورزی کرے ہان اگر مفتی کا غلط فتوی یا وہ غیر صحیح حدیث یا صحیح حدیث کا وہ غلط مطلب جو اسنے سمجھا ہے اجماع کے خلاف ہوگا تو پھر اُس فتوی وغیرہ کا بالکل اعتبار نکیا جائیگا اور اس صورت مین عمداً روزہ فاسد کرنیسے قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگے (فتح القدیر)

مثال (۱) کسی شخص نے غیبت کی یا سر مین تیل لگایا بعد اسکے کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور اُسنے روزہ فاسد ہوجانے کا فتوی دیدیا یا غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی غیر صحیح حدیث سنکر روزے کو فاسد کرڈالا (۲) کسی شخص نے پچھنے لگائے اور کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور اسنے روزہ فاسد ہوجانیکا فتوی دیدیا یا اُسنے حدیث صحیح افطر الحاجم والمحجوم کا غلط مطلب سمجھکر روزہ فاسد کرڈالا تو ان صورتون مین چونکہ یہ فتوی اور غیر صحیح حدیث یا حدیث صحیح کا غلط مطلب مخالف اجماع ہے لہذا کفارہ لازم ہوگا۔

ع یہ حکم اللہ کے حقوق مین ہے بندون کے حقوق تلف کرنیسے تو ہر حال مین اسکو بیاستہ سزا دیجائیگی گر اسکو مقصود خلاف ورزی نہو ع غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی جسقدر حدیثین ہین انمین کوئی صحیح نہین جیساکہ علامہ محقق شیخ فتح القدیر مین لکھا ہے

سه تمام علما کا اجماع ہے کہ اس حدیث کا ظاہری مطلب مراد نہین ہے بلکہ جیسے اذا اقبل اللیل من ههنا فقد افطر الصائم مین ظاہری مطلب مراد نہین ہے کہ جہان غروب آفتاب ہو تو روزہ افطار ہوجاتا ہے خواہ روزہ دار افطار کرے یا نکرے بلکہ یہ مطلب ہے کہ غروب آفتاب کے بعد روزہ کے افطار کا وقت آجاتا ہے اسیطرح اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پچھنے لگانیسے ضعف ہوجائیگا جو روزہ رکھنے سے معذور کردیگا اور اسکو مجبوراً افطار کرنا پڑیگا اور اگر نیچے اور پر جبر کیا اور روزہ نہ فاسد کیا تب بھی روزہ مکروہ ہوجاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ روزہ کا ثواب اسکو نہین ملتا اور جب ثواب نملا تو روزہ کا رکھنا اور نرکھنا برابر ہے تو گویا اسنے روزہ افطار کرلیا یعنی فاسد کر ڈالا

وہ صورتین جن مین روزہ فاسد نہین ہوتا

روزہ جن چیزون سے فاسد نہین ہوتا انکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جنکے کرنے مین کسی قسم کی کراہت بھی نہین دوسرے وہ کہ جنکے کرنے مین کراہت ہی۔

پہلی قسم یعنی جن چیزون سے روزہ فاسد نہین ہوتا نہ کسی قسم کی کراہت آتی ہی۔

(۱) کسی شخص کو روزے کا خیال نرہا اور اسوجہ سے اُسنے کچھ کھاپی لیا یا جماع کرلیا روزہ فاسد نہوگا خواہ فرض ہو یا نفل روزے کی نیت کرچکنے کے بعد کھائے پیئے یا اس سے پہلے بشرطیکہ کسی شخص نے اُسکو یاد نہ دلایا ہو۔ ایسی حالت مین دوسرے لوگون پر واجب ہو کہ اُس کو یاد دلائین بشرطیکہ اُس مین روزہ رکھنے کی قوت ہو ہان اگر اُس مین قوت نہ ہو تو پھر یاد دلانا کچھ ضروری نہین۔

(۲) کسی شخص کے حلق مین بے قصد و اختیار مکھی یا دھوان یا غبار چلا جائے بخلاف اسکے اگر قصداً کوئی شخص ان چیزون کو اپنے جوف مین داخل کرے تو اُس کا روزہ فاسد ہو جائے گا جیسا کہ بیان ہو چکا۔

(۳ و ۴) سر یا بدن مین تیل ملنا۔ سرمہ لگانا۔ روزہ فاسد نہوگا اگرچہ تیل یا سرمہ کا اثر حلق مین محسوس ہو مثلاً سرمہ کی سیاہی تھوک مین نکلے۔

(۵) پچھنے لگانا ہان اگر ضعف کا خیال ہو تو مکروہ ہی جیسا کہ دوسری قسم مین بیان ہوگا

(۶) سونے کی حالت مین منی کا خارج ہونا جسکو احتلام کہتے ہین اگرچہ بغیر غسل کیے ہوئے روزہ رکھے اسلیے کہ صوم مین طہارت شرط نہین۔

(۷) کسی عورت یا اُسکا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل مین کرنے سے

منی خارج ہو جائے۔ (بحر الرائق۔ رد المحتار)

(۸) کسی جانور کے خاص یا مشترک حصہ کو چھونا اگرچہ انزال بھی ہو جائے تب بھی مفسد نہین۔

(۹) جماع یا لواطت کے سوا اور کسی ایسے فعل کا مرتکب ہونا جس سے عادۃً خروج منی ہو جاتا ہو بشرطیکہ منی خارج ہوئی ہو مثال (۱) جلق (۲) کسی عورت وغیرہ کی ناف وغیرہ سے مباشرت کرنا (۳) کسی جانور یا مردے کے خاص یا مشترک حصے مین اپنے خاص حصے کا داخل کرنا (۴) عورتون کا باہم مباشرت کرنا جسکو عام لوگ چپٹی لگانا کہتے ہین۔ ان سب صورتون مین اگر منی خارج نہوگی تو روزہ فاسد نہوگا اور اگر منی خارج ہو جائیگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور صرف قضا واجب ہو جائیگی۔

(۱۰) مرد کا اپنے خاص حصہ کے سوراخ مین کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا اسیلج یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزین مثانہ تک پہونچ جائین تب بھی روزہ فاسد نہوگا اسلیے کہ مثانہ جوف سے خارج ہے (رد المحتار)

(۱۱) کوئی لکڑی وغیرہ یا خشک انگلی کوئی شخص اپنے مشترک حصہ مین یا عورت اپنے خاص حصہ مین داخل کرے بشرطیکہ پوری لکڑی اندر نہ غائب ہو جائے ورنہ روزہ فاسد ہو جائیگا یہی حکم ہے اگر کوئی عورت اپنے خاص حصہ مین روئی رکھے کہ اگر سب اندر غائب ہو جائیگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہین۔

(۱۲) کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزے کا خیال نہین رہا یا رات باقی سمجھکر جماع

ع‍ نفائس اللغات مین مینے ایسا ہی لکھا ہے واللہ اعلم ۱۲ ع‍ مرض سوزاک مین اور سنگ مثانہ وغیرہ مین اسکی ضرورت پڑتی ہے ع‍ جن عورتون کو استحاضہ یا خروج رطوبت کی شکایت ہوتی ہے انکو اسکی ضرورت پڑتی ہے ۱۲

شروع کردیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اسکے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا گمان کی غلطی معلوم ہوئی فوراً علیحدہ ہوگیا یا لقمہ کو منھ سے پھینک دیا اگرچہ بعد علیحدہ ہوجانیکے منی بھی خارج ہوجائے تب بھی روزہ فاسد نہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم مین ہوگا

(۱۳) کلی کرنیکے بعد پانی کی تری جو منھ مین باقی رہجاتی ہو اسکو نگل جانا۔ مگر اسمین یہ شرط ہو کہ کلی کرنیکے بعد ایک یا دو مرتبہ تھوک منھ سے نکال دیا جائے اسلیے کہ کلی کرنیکے بعد کچھ پانی باقی رہجاتا ہو۔ ہان دو ایک مرتبہ تھوک دینے کے بعد پھر پانی نہین رہجاتا اسکی خفیف تری رہجاتی ہے۔

(۱۴) کان مین پانی کے خود بخود چلے جانے یا قصداً ڈالنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا بخلاف تیل کے کہ اُسکے ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہو بشرطیکہ تیل جوف مین داخل ہوجائے

(۱۵) کوئی چیز جو غذا وغیرہ کے قسم سے دانتون کے درمیان مین باقی رہگئی ہو^ع اُس کا نگلجانا بشرطیکہ وہ چنے کی مقدار سے کم ہو اور منھ سے باہر نکال کر نہ کھائی جائے۔

(۱۶) کسی کے دانتون سے یا منھ کے اندرونی اور کسی جز سے خون نکلے اور حلق مین چلا جائے بشرطیکہ پیٹ تک نہ پہونچے یا پہونچ جائے مگر تھوک کے ساتھ مخلوط ہوکر اور تھوک سے کم۔

(۱۷) کسی شخص کے زخم لگا اور نیزہ یا تیر جوف تک پہونچ گیا خواہ تیر کی گانسے وغیرہ جوف مین رہجائے بہرحال روزہ فاسد نہوگا۔

(۱۸) بے اختیار قے ہوجانا خواہ کسی قدر ہو منھ بھر کر یا اُس سے زیادہ۔

(۱۹) قے ہونیکی حالت مین بے اختیاری سے کچھ حصہ اُسکا حلق سے نیچے اُتر جائے

ع یہ واقعہ پان کھانیوالون کو اکثر پیش آتا ہو کہ ڈلی کا چھوٹا ٹکڑا کبھی دانتون کے درمیان رہجاتا ہو اور روزہ دن مین نکلتا ہو۔ بعض ناواقف سمجھتے ہین کہ ہمارا روزہ فاسد ہوگیا حالانکہ چنے سے کم ہو اور بے منھ سے باہر نکالے ہوئے نگل لیا جائے تب بھی روزہ فاسد نہوگا ۱۲

اگرچہ وہ قے منھ بھر کر ہو۔

(۲۰) اگر کوئی شخص قصداً قے کرے تو اگر منھ بھر کر نہ ہوگی تو روزہ فاسد نہوگا۔

(۲۱) جو قے عمداً کی جائے اور منھ بھر کر نہو وہ اگر بے اختیار حلق کے نیچے اُتر جائے تو روزہ فاسد نہوگا اور اگر کوئی قصداً نگل جائے تب بھی صحیح یہ ہے کہ روزہ فاسد نہوگا (ردالمحتار)

(۲۲) کسی شخص کی ناک مین بلغم آجائے اور وہ اُسکو اوپر چڑہا جائے یہانتک کہ حلق کے نیچے اُتر جائے جیسا کہ اکثر بے تمیز اور کثیف الطبع لوگ کرتے ہین۔

(۲۳) کسی کے منھ سے لعاب نکلے اور وہ مثل تار کے لٹک کر ذقن تک پہونچ جائے اور اُس لعاب کو پھر وہ اوپر کھینچ کر نگل جائے۔

(۲۴) کسی خوشبو چیز کا مثل پھول یا عطر وغیرہ کے سونگھنا بخلاف ایسی چیز کے سونگھنے کے کہ جس سے بخارات اُٹھ رہے ہون۔

(۲۵) مسواک کرنا اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے۔

(۲۶) گرمی وغیرہ کے سبب سے کلی کرنا یا ناک مین پانی لینا یا منھ پر پانی ڈالنا نہانا کپڑا پانی سے تر کر کے بدن پر ڈالنا۔ (درمختار وغیرہ)

دوسری قسم۔ یعنی وہ چیزین جنکے ارتکاب سے روزہ فاسد تو نہین ہوتا مگر مکروہ ہوجاتا ہے علامہ محمد بن عابدین شامی ردالمحتار مین فرماتے ہین کہ بظاہر ان سب چیزونکی کراہت تنزیہی معلوم ہوتی ہے۔

ع امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جبکہ بلغم وغیرہ کے تھوک دینے پر قادر ہو اور نگل جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے عہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعد زوال کے مسواک کرنا مکروہ ہے عہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ پیاس یا گرمی کی شدت سے صوم کی حالت مین اپنے سر پر پانی ڈالا تھا (ابوداؤد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑے کو تر فرما کر اپنے بدن پر لپیٹ لیتے تھے امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ افعال مکروہ ہین مگر فتوی اُنکے قول پر نہین۔ (ردالمحتار)

(۱) کسی چیز کا مزہ چکھنا یا اسکو چبانا مکروہ تنزیہی ہی بشرطیکہ کسی عذر کے سبب سے نہو۔
عذر کی مثال (۱) کوئی عورت یا لونڈی اپنے شوہر یا آقا کیلئے کھانا پکاتی ہو اور اُسکی بدمزاجی سے یہ خوف ہو کہ اگر نمک درست نہوگا تو وہ ناخوش ہوگا (۲) کوئی چیز بازار سے ایسی خریدی جائے کہ بے چکھے ہوے لینے مین اُسکے خراب ہونیکا اندیشہ ہو اور اس چیز کا لینا بھی ضروری ہو اور کوئی دوسری صورت اس نقصان سے بچنے کی نہو (۳) کوئی چھوٹا بچہ بھوکا ہو اور بے اسکے کہ کوئی چیز منھ سے اُسکو چبا کر دیجائے اور کچھ نہ کھاتا ہو اور وہان کوئی شخص بے روزہ نہو۔
(۲) عورت کے بوسہ لینا اور بغل گیر ہونا مکروہ ہو بشرطیکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہوجانیکا اور اس حالتمین جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اگر یہ خوف و اندیشہ نہو تو پھر مکروہ نہین۔
(۳) کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منھ مین لینا اور مباشرت فاحشہ ہر حال مین مکروہ ہو خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہین (رد المحتار)
(۴) حالت صوم مین کوئی ایسا فعل کرنا جس سے ضعف کا خیال ہو کر آخر نتیجہ اسکا یہانتک پہونچے کہ اس کو روزہ توڑ ڈالنا پڑے مکروہ ہو۔
اگر کوئی شخص کوئی پیشہ ایسا کرتا ہو جسکو روزہ رکھکر کرنا ممکن نہین یعنی اگر روزہ رکھے تو ایسا ضعیف ہو جائے کہ وہ کام نہ کر سکے تو اس شخص کو روزہ نہ رکھنا جائز ہی۔

ع عورتین اکثر کوئلہ وغیرہ چبا کر اپنے دانتون کو صاف کیا کرتی ہین اسکا بھی یہی حکم ہی ۱۲ منہ ے بعض فقہا کے نزدیک اسکی کراہت صرف فرض روزون کیساتھ خاص ہو مگر یہ صحیح نہین ہر روزہ اس سے مکروہ ہوجاتا ہی ۱۲ (درمختار) ابوداؤد مین بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ آپنے ایک بوڑھے آدمی کو ان افعال کی اجازت دی اور ایک جوان کو ممانعت فرمائی معلوم ہوا کہ وجہ ممانعت خوف شہوت ہی۔

بشرطیکہ وہ غریب محتاج ہو کہ اگر اس پیشے کو چھوڑ دے تو بظاہر کوئی سامان کھانے پینے کا نہو اور اس پیشے کے سوا کوئی دوسرا پیشہ جانتا ہی نہو اور اگر کسی شخص کا خود ذاتی کام ہو اور وہ اتنی مقدرت رکھتا ہو کہ دوسرے کو نوکر رکھکر کام کرائے مگر مزدوری دستور سے زائد مانگتا ہو تب بھی اسکو روزہ نرکھنا جائز ہے۔ اور اگر ایسا غریب بھی نہین یا کوئی دوسرا پیشہ بھی جانتا ہے مگر رمضان کے آنیسے پہلے کسی پیشے کا ٹھیکہ لے چکا اور اب ٹھیکہ دار ٹھیکہ کو ٹرنے پر راضی نہین ہوتا تب بھی روزہ نرکھنا جائز ہے۔

معذورین کے احکام

روزے کے عذر ہم اوپر بیان کر چکے ہین جنکی حالت مین شریعت مقدسہ نے روزہ نرکھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے اب یہان ہم ان عذرون کے تفصیلی حالات بیان کرتے ہین جس کا وعدہ اوپر کر چکے ہین۔ ان عذرون کو صاحب تنویر الابصار نے پانچ پر ختم کر دیا ہے۔ صاحب درمختار نے چار اور بڑھائے ہین علامہ شامی نے انکو نہایت خوش اسلوبی سے اپنے اشعار مین نظم فرمایا ہے ؎ وعٰ‌ارض الصوم التی قد ینتفر للمرء فیھا الفطر تسع تستطر ٭ حبل وارضاع واکراہ سفر ٭ مرض جہاد جوعہ عطش کبر ہم نے جنون اور بیہوشی کو اس پر اضافہ کر دیا اسلیے کہ ان دونون سے بھی خالی ہونا شرط صحت ہے پس کل عذر بارہ ہوئے اب انکے احکام سنیے۔

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز بے مشقت ہو جیسے ریل کا یا بامشقت جیسے پیادہ یا گھوڑے

٭ ترجمہ وہ چیزین جو صوم مین عارض ہوتی ہین جنمین آدمی کو روزہ نرکھنا معاف کر دیا جاتا ہے نو ہین جو لکھی جاتی ہین حمل اور ارضاع اور اکراہ اور سفر اور مرض اور جہاد اور بھوک اور پیاس اور بڑھاپا ٭ سفر اور اسکی تعریف اور تحدید جلد دوم کے مقدمہ مین بیان ہو چکی اور جائز ناجائز کی مثال گذر چکی۔

وغیرہ کی سواری پر ہر حال مین روزہ نہ رکھنا جائز ہو مگر بے مشقت سفر مین مستحب یہی ہو
کہ روزہ رکھ لے ہان اگر چند لوگ اسکے ہمراہ ہون اور وہ روزہ نہ رکھین اور تنہا
اسکے روزہ رکھنے مین کھانے وغیرہ کے انتظام مین ان لوگون کو تکلیف ہو
تو پھر گو مشقت بھی نہو تب بھی نہ رکھے۔

اگر کوئی مقیم رمضان مین بعد نیت صوم کے سفر کرے تو اسپر اس دن کا روزہ رکھنا
ضروری ہو لیکن اگر اس روزے کو فاسد کردے تو کفارہ نہوگا اسیطرح اگر کوئی مسافر
قبل نصف نہار کے مقیم ہوجائے اور ابھی تک کوئی فعل منافی صوم کے مثل کھانے
پینے وغیرہ کے اس سے صادر نہوا ہو تو اسکو بھی روزہ رکھنا ضروری ہو لیکن اگر
فاسد کردے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا۔ (بحر الرائق)

اگر کوئی مسافر کسی مقام مین کچھ دنون ٹھہرنے کا ارادہ کرے گو پندرہ دن سے کم کی
نیت کی ہو پھر بھی جتنے دنون وہان ٹھہرے تو اسکو ان دنون مین روزہ نہ رکھنا
مکروہ ہے (رد المحتار)

اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بنجائے اور تھوڑی دور جاکر کسی بھولی ہوئی چیز
کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہان پہونچکر روزے کو فاسد کردے تو اس کو
کفارہ دینا ہوگا اس لیے کہ اُسپر اُسوقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت
سے نہ گیا تھا اور نہ وہان ٹھہرا۔

حمل حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنا جائز ہو بشرطیکہ اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا
گمان غالب ہو خواہ وہ گمان اسکا واقع کے مطابق نکلے یا نہین اگر کسی عورت کو بعد
نیت صوم کے اپنے حاملہ ہونیکا علم ہوا تب بھی اسکو روزے کا فاسد کردینا جائز ہو

صرف قضا لازم ہو گی۔

ارضاع یعنی دودھ پلانا جس عورت کے متعلق کسی بچے کا دودھ پلانا ہو خواہ وہ بچہ اُسی کا ہو یا کسی دوسرے کا باجرت پلاتی ہو یا مفت بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو جیسا کہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہو کہ حالت صوم مین دودھ خشک ہو جاتا ہے بچہ بھوک کے سبب سے تڑپتا ہو اور کچھ حرارت بھی دودھ مین آجاتی ہو وہ بھی بچہ کو نقصان کرتی ہو ہان اگر مفت دودھ پلاتی ہو اور کوئی دوسرا دودھ پلانے والا مل جائے اور وہ بچہ بھی اُس سے پینے پر راضی ہو جائے تو پھر ایسی حالت مین اس کو روزہ نہ رکھنا جائز نہین۔ بعض بچون کی عادت ہوتی ہو کہ ہر شخص کا دودھ نہین پیتے جس سے طبیعت مانوس ہو جاتی ہو اُسکے سوا دوسرے کی طرف التفات نہین کرتے اگرچہ بھوک سے مر جائین۔ (ردالمحتار وغیرہ)

جس دائی نے کہ عین رمضان کے دن دودھ پلانے کی نوکری کی ہو اُسکو اُس دن بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہو گو اس سے پہلے صوم کی نیت کر چکی ہو۔

مرض اگر روزہ رکھنے سے کسی نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا مرض موجود کے بڑھ جانیکا خوف ہو یا گمان ہو کہ صحت دیر مین حاصل ہو گی تو اسکو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بشرطیکہ ان سب چیزون کا گمان غالب ہو صرف وہم و خیال پر فرض روزے کا ترک کر دینا جائز نہین۔ گمان غالب کی مثال ہم دے چکے ہین۔

بعض فقہا نے مثل علامۂ صدر الشریعۃ کے دائی کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت مین یہ شرط کی ہو کہ اسنے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو رمضان کے بعد اگر نوکری کرے تو پھر اسکو اجازت نہین جسنے نوکری ہی کیون کی مگر یہ اکثر محققین فقہا کے خلاف ہو (ردالمحتار)

بعد روزے کی نیت کر لینے کے اگر کوئی مرض پیدا ہو جائے مثلاً کسی کو سانپ بچھو کاٹ لے یا بخار چڑھ آئے یا درد سر ہونے لگے تو اس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری نہین بلکہ اسکا فاسد کر دینا بہتر ہے **لیکن** اگر کوئی ایسا مرض ہو کہ جسمین اسنے خود اپنے کو مبتلا کیا ہو تو پھر روزہ نہ رکھنے یا رکھے ہوے روزے کو فاسد کر دینے کی اجازت نہین مثلاً کسی ایسی دوا یا غذا کا استعمال کرے جس سے کوئی مرض پیدا ہو جائے اور وہ اس دوا کا اثر جانتا ہو **ضعف**[ع۵] ایسا کہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو خواہ ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کے اور خواہ پھر قوت آنیکی امید ہو یا نہو فرق یہ ہے کہ جو ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہوگا یا ایسی بیماری کے کہ جسمین صحت کی امید بالکل نہ رہی ہو ایسے ضعف کے سبب سے جو روزہ قضا ہوگا اُسکے ہر روزے کی عوض مین ایک فدیہ یعنی ایک مقدار صدقۂ فطر کی واجب ہوگی خواہ اُسیوقت دیدے یا کچھ دنونکے بعد **اکراہ** یعنی مجبور کیا جانا جو شخص روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا جائے اسکو بھی شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ لینے یا ضرب شدید کا خوف اسکو دلایا جائے اگر ان چیزونکا خوف اسکو نہ دلایا جائے بلکہ اس سے کہا جائے کہ اگر تم روزہ رکھوگے تو تم کو قید کر دینگے یا ایک دو طمانچے مارینگے یا شراب پلائینگے یا سور کا گوشت کھلائینگے تو ان صورتون مین اس کو روزہ نہ رکھنا جائز نہین اسلیے کہ سور کا گوشت شراب وغیرہ بوقت ضرورت حلال ہین۔ (ردالمحتار)

ع۵ اکثر فقہا نے اس مقام پر صرف بڑھاپے کو ذکر کیا ہے بیماری کے ضعف کو نہین لکھا مگر علامہ شامی نے قہستانی سے نقل کیا ہے کہ ایسی بیماری کے ضعف سے جس مین صحت کی مایوسی ہو چکی ہو اگر روزہ نہ رکھا جائے تو کفارہ لازم نہوگا بحرالرائق مین اور بھی تعمیم کی ہے کہ جب کسی کو ایسا عذر لاحق ہو جائے جس سے نجات کی امید نہ ہو تو ہر روزے کے عوض مین فدیہ دینا چاہیے ۱۲

خوف ہلاک یا نقصان عقل جس شخص کو کسی شقت یا محنت کی وجہ سے روزہ رکھنے مین اپنی جان کے ہلاک ہوجانے یا عقل مین فتور آجانیکا خیال ہو اسکو بھی روزہ نرکھنا جائز ہو اگر بعد روزہ کی نیت کرلینے کے کوئی ایسی صورت پیش آجائے تب بھی اسدن بکا روزہ فاسد کرنا اسکے اختیار مین ہو صرف قضا اسکے ذمہ ہو گی **مثال** گرمیون کے زمانہ مین روزے کی نیت کرنیکے بعد کسی شخص کو دہوپ مین کچھ کام کرنا پڑا خواہ کسی دوسرے کے مجبور کرنیسے یا اپنی ضرورت سے۔

جہاد اگر کسی کو یہ معلوم ہوجائے کہ رمضان مین کسی دشمن دین سے لڑنا پڑیگا اور اگر روزہ رکھے گا تو لڑائی مین نقصان آئیگا اسکو روزہ نرکھنا جائز ہو۔

اور اگر بعد نیت کرلینے کے ایسا واقعہ پیش آجائے تو اسکو اُس روزے کے فاسد کردینے کا اختیار ہے کفارہ نہ کرنا پڑے گا۔

بھوک جس شخص کو بھوک کا اسقدر غلبہ ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے یا عقل مین فتور آجائے اسکو بھی روزہ نرکھنا جائز ہو۔ بعد نیت کرلینے کے اگر ایسی حالت پیدا ہوجائے تب بھی اُسکو اختیار ہو فاسد کردیگا تو کفارہ نہ لازم ہو گا صرف قضا واجب ہو گی

پیاس کی شدت مین بھی روزہ نرکھنا یا رکھے ہوئے روزے کا فاسد کردینا جائز ہو بشرطیکہ پیاس اُسی درجے کی ہو جس درجے کی بھوک مین شرط کیگئی۔

بیہوشی۔ بیہوشی کی حالت مین بھی روزہ نرکھنا جائز ہو۔ مگر ان روزون کی قضا اسپر لازم ہو گی گو یہ بیہوشی رمضان بھر رہے[۱]

جسدن یا جسدن کی رات مین بیہوشی پیدا ہوئی ہو اُسدن کے سوا باقی تمام دنونکی

[۱] ایکماہ کامل بیہوشی کا رہنا اگرچہ ممکن نہین مگر احتیاطاً ایک صورت فرض کرکے اسکا حکم لکھدیا گیا ۱۲

قضا ضروری ہوگی اس خیال سے کہ اسنے اسدن روزہ کی نیت ضروری کی ہوگی اور کوئی
امر مفسد صوم اُس سے ظہور مین نہین آیا پس وہ دن اسکا صوم مین شمار ہوگا ہان اگر
وہ شخص صوم سے معذور تھا تو یہ سمجھکر کہ اسنے نیت نہ کی ہوگی وہ دن صوم مین شمار نہوگا
اور اُس دن کی قضا اُسپر لازم ہوگی اور اگر اُس کو اپنے نیت کرنے یا نکرنے کا حال
معلوم ہو تو پھر اپنے علم کے موافق عمل کرے اگر نیت کرنے کا علم ہو تو اسدن کا روزہ
قضا نکرے اور اگر نیت نہ کرنے کا علم ہو تو اُسدن کا بھی روزہ قضا کرے۔

جنون- کی حالت مین بھی روزہ نرکھنا معاف ہے خواہ جنون عارضی ہو یا اصلی
اگر ایسا جنون ہو کہ رات دن مین کسی وقت افاقہ نہوتا ہو اُس زمانہ کے روزون کی
قضا بھی لازم نہوگی اور اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہو خواہ رات کو یا دن کو تو پھر
اُس کی قضا کرنا پڑے گی۔

مذکورۂ بالا اعذار مین سوا ضعف اور بیہوشی اور جنون کے تمام عذرون مین بعد اسکے
زائل ہو جانیکے قضا ضروری ہے فدیہ دینا درست نہین یعنی فدیہ دینے سے روزہ
معاف نہوگا اور اگر وہ لوگ حالت عذر مین مرجائین تو اُنپر فدیہ کی وصیت کرجانا بھی
لازم نہین نہ وارثون کو اُنکی طرف سے فدیہ دینے کی کچھ ضرورت ہان اگر بعد عذر کے زائل
ہو جانے کے بے قضا رکھے ہوئے مرجائین تو اُن پر وصیت کرجانا ضروری ہے

عہ بعض فقہا نے جنون کے اصلی ہونے کی شرط کی ہے مگر ظاہر روایت مین یہ شرط نہین اصلی جنون وہ ہے
جو بلوغ کے پہلے کا ہو عارضی وہ جو بلوغ کے بعد عارض ہوا ہو ۱۲ عہ فقہا کا اسمین اختلاف ہے بعض کا
قول ہے کہ قضا کے لیے طلوع فجر سے نصف نہار تک افاقہ ضروری ہے اس سے کم افاقہ مین قضا نہ واجب ہوگی
مگر ظاہر روایت مین وہی قول ہے جسکو ہم نے اختیار کیا احتیاط بھی اُسی مین ہے ۱۲ (رد المحتار)

ر اگرانکے وارث انکی طرف سے بغیر وصیت کے احساناً فدیہ دیدین تو
نکا گناہ معاف ہو جائے گا۔
عف کی حالت مین صرف فدیہ دینا ضروری ہے قضا نہین۔
ہوشی کے سبب سے جو روزے قضا ہوئے ہون اُن کی قضا ضروری ہے ہان
ز اول کی قضا ضروری نہین بشرطیکہ اس دن کے نیت کرنے نکرنے کا حال
علوم نہو یا نیت کرنے کا حال معلوم ہو۔
ون کے سبب سے جو روزے قضا ہوے ہون اُن مین نہ قضا کی ضرورت نہ فدیہ کی
ن اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہو تو پھر اُس دن کی قضا ضروری ہو گی۔

قضا اور کفارے کے مسائل

قضا کے روزون کا علی الاتصال رکھنا ضروری نہین خواہ رمضان کے روزونکی
قضا ہو یا اور کسی قسم کے روزون کی۔
قضا کے روزون کا معاً عذر زائل ہوتے ہی رکھنا بھی ضروری نہین اختیار ہے
جب چاہے رکھے نماز کی طرح اس مین ترتیب بھی فرض نہین ادا کے روزے
قضا روزون کے رکھے ہوے رکھ سکتا ہے۔
فارے کے روزے کئی قسم کے ہین یہان ہم صرف رمضان کے کفارے کو
یان کرتے ہین۔
ن روزے کے کفارے مین ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اگر یہ ممکن نہو عدم استطاعت
ے سبب سے یا اُس مقام پر غلام نہ ملنے کی وجہ سے تو ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے اگر
سی وجہ سے ساٹھ روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجون کا کھانا کھلانا واجب ہے

اُن ساٹھ روزون کا علی الاتصال رکھنا ضروری ہو درمیان مین کوئی دن ناغہ نہونے
پائے اور اگر کسی وجہ سے کوئی دن ناغہ ہو جائے تو پھر نئے سر سے شروع کرنا ہوگا جسقدر
روزے رکھ چکا ہو انکا حساب نہوگا ہان اگر کسی عورت کو حیض آجائے اور اس
سبب سے درمیان کے روزے ناغہ ہو جائین تو اُسکا یہ ناغہ معاف ہوگا اور بعد
حیض کے صرف اسی قدر روزے رکھنا ضروری ہونگے جتنے باقی رہگئے ہین بہتر
یہ ہو کہ پہلے قضا کے روزے رکھے جائین اُسکے بعد علی الاتصال کفارے کے
روزے - اگر کوئی پہلے کفارے کے روزے رکھ لے اسکے بعد قضا کے روزے
رکھے یا قضا کا روزہ رکھنے کے کچھ دن بعد کفارے کے روزے رکھے تب بھی جائز ہو
سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نکرنے پایا
ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونون کیلئے ایک ہی کفارہ کافی ہو - اگرچہ
دونون کفارے دو رمضانون کے ہون ہان جماع کے سبب سے جو روزے فاسد
ہوے ہون ہر ایک کا کفارہ علیحدہ رکھنا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو -
اگر کوئی شخص کفارے کے تینون طریقون پر قادر ہو یعنی غلام بھی آزاد کرسکتا ہو ساٹھ
روزے بھی رکھ سکتا ہو ساٹھ محتاجون کو کھانا بھی کھلا سکتا ہو تو جو طریقہ اسپر زیادہ
شاق ہو اُسکو اُسی کا حکم دینا چاہیے اس لیے کہ کفارے سے مقصود زجر اور
تنبیہ ہو اور جب شاق نہو اتو کچھ تنبیہ نہو گی -
صاحب بحر الرائق لکھتے ہین کہ اگر کسی بادشاہ پر کفارہ واجب ہوا ہو تو اُسکو غلام
کے آزاد کرنے یا ساٹھ محتاجون کے کھانا کھلانے کا حکم ندینا چاہیے کیونکہ یہ چیزین
اسکے نزدیک کچھ دشوار نہین انسے کچھ بھی تنبیہ اسکو نہو گی بلکہ ساٹھ روزے رکھنے کا حکم دینا

چاہیئے کہ اسپر گران گذرے اور آیندہ پھر رمضان کے روزے کو اسطرح فاسد نہ کرے

روزے کے متفرق مسائل

(۱) جن لوگون مین روزے کے صحیح ہونے اور واجب ہونیکی شرطین پائی جاتی ہون اور کسی وجہ سے انکا روزہ فاسد ہوگیا ہو انپر واجب ہو کہ جسقدر دن باقی ہو اسمین کھانے پینے جماع وغیرہ سے اجتناب کرین اور اپنے کو روزہ دارون کے مشابہ بنائین۔

مثال (۱) کسی نے عمداً روزے کو فاسد کر دیا (۲) یوم شک مین روزہ نہ رکھا گیا اور بعد مین معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا (۳) بخیال رات باقی ہونیکے سحور کھائی گئی اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی۔

(۲) جس شخص مین دن کے اول وقت شرائط وجوب یا صحت کے نہ پائے جاتے ہون اور اس وجہ سے اُسنے روزہ نہ رکھا ہو مگر بعد نصف نہار کے شرائط پائے جائین تو اُسکو مستحب ہو کہ جسقدر دن باقی رہگیا ہو اُسمین کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرے۔

مثال کوئی مسافر بعد نصف نہار کے مقیم ہو جائے (۲) کسی عورت کا حیض یا نفاس بعد نصف نہار کے بند ہو جائے (۳) بعد نصف نہار کے کسی مجنون یا بیہوش کو افاقہ ہو جائے (۴) کوئی مریض بعد نصف نہار کے شفا پا جائے (۵) کسی شخص نے بحالت اکراہ روزہ فاسد کر دیا ہو اور بعد نصف نہار کے اسکی مجبوری جاتی رہے (۶) کوئی نابالغ بعد نصف نہار کے بالغ ہو جائے (۷) کوئی کافر بعد نصف نہار کے اسلام لائے - ان سب لوگون کو باقی دن مین مثل روزہ دارونکے کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرنا مستحب ہے اور اُسدن کی قضا ان پر ضروری ہوگی سوا نابالغ اور کافر کے۔

(۳) جو نفل روزہ قصداً شروع کیا گیا ہو بعد شروع کر چکنے کے اسکا تمام کرنا ضروری ہے

اور درصورت فاسد ہوجانیکے اسکی قضا ضروری ہے خواہ قصداً فاسد کرے یا
بے قصد فاسد ہوجائے

(۴) حیض آنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہی - (ردالمحتار)

(۵) اگر عیدین یا ایام تشریق (ذیحجہ کی ۱۱-۱۲-۱۳- تاریخ) مین کوئی شخص صوم کی نیت
کرے تو اس صوم کا تمام کرنا اسپر ضروری نہوگا اور درصورت فاسد ہوجانیکے اُسکی
قضا لازم نہوگی بلکہ اُسکا فاسد کردینا واجب ہی اسلیے کہ ان ایام مین روزہ رکھنا مکروہ تحریمی
(۶) صحیح یہ ہی کہ نفل روزے کا بھی بغیر عذر کے افطار کرنا جائز نہین ہان اسقدر فرق ہی کہ
نفل مین خفیف عذر کے سبب سے بھی افطار کرنا جائز ہی بخلاف فرض کے مثلاً
روزہ دار کسیکی دعوت کرے اور مہمان بغیر اُسکی شرکت کے کھانا نہ کھائے یا رنجیدہ
ہوجائے تو ایسی حالت مین اگر اُسکو اپنے نفس پر کامل وثوق ہو کہ اُسکی قضا رکھ
لیگا تو نفل روزہ توڑ ڈالے ورنہ نہین (ردالمحتار)

(۷) عورت کو بے رضامندی شوہر کے سوا رمضان کے روزونکے اور کوئی روزہ
رکھنا مکروہ تحریمی ہی اور اگر روزہ رکھ لینے کے بعد شوہر اُسکے فاسد کردینے کا حکم دے
تو توڑ ڈالنا ضروری ہی پھر اسکی قضا بے اُسکی اجازت کے نہ رکھے (بحرالرائق)

(۸) غلام بھی عورت کے حکم مین ہی کہ بے اجازت اپنے آقا کے نفل روزہ رکھنا اسکو جائز نہین

۵ع بعض فقہانے مثل صاحب درمختار کے اس مسئلے مین تحقیق کی ہی کہ اگر شوہر کا کوئی نقصان ہو یعنی جماع مین اسلیے
خلل واقع ہوتا ہو تو اُسکو منع کرنیکا اختیار ہی ورنہ نہین مثلاً بیمار ہو یا کہین سفر مین مگر صاحب بحرالرائق اور نیز اور فقہا نے
تعمیم کی ہی صاحب بحرالرائق نے یہ بھی کہا ہی کہ روزہ نہ رکھنے دینے کی غرض صرف جماع مین منحصر نہین روزے سے لاغری بھی
آجاتی ہی ممکن ہی کہ اس سے محفوظ رکھنا بدنظر ہو علامہ شامی نے اسکا یہ جواب دیا ہی کہ ایک روزے سے لاغری نہین آسکتی
مگر یہ ہو نہین لکھا کہ آخر کے روزونکے بعد لاغری آتی ہو کہ شوہر کو منع کرنیکا اختیار ہو اسلیے ہمکو صاحب بحر کا قول قواعد کے زیادہ
مناسب معلوم ہوا اور اسی کو ہم نے اختیار کیا

(۹) شوال کے چھ روزون کا درمیان مین فصل دے دے کر رکھنا مستحب ہی اور اگر فصل نہ کیا جاے تب بھی جائز ہے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص ایام ممنوعہ کے روزونکی نذر کرے یا یہ نذر کرے کہ مین پورے ایک سال کے روزے رکھونگا تو اسکو چاہیے کہ ایام ممنوعہ کے روزے نہ رکھے اور اسکے بدلے دوسرے دنون مین رکھ لے اسلیے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہی نذر کے الفاظ چونکہ قسم کا بھی احتمال رکھتے ہین یعنی جن الفاظ سے نذر کا مضمون ادا کیا جاتا ہو انھین الفاظ سے قسم کا بھی مضمون ادا ہو سکتا ہی اسلیے باعتبار نیت متکلم کے علمانے اسکی چھ صورتین لکھی ہین (۱) کچھ نیت نکرے (۲) صرف نذر کی نیت کرے (۳) نذر کے ہونے اور قسم کے نہونے کی نیت کرے۔ ان تینون صورتون مین صرف نذر ہوگی (۴) قسم کے ہونے اور نذر کے نہونے کی نیت کرے۔ اس صورت مین صرف قسم ہوگی (۵) نذر اور قسم دونون کی نیت کرے (۶) قسم کی نیت کرے نذر کا خیال ہی ذہن مین نہ آئے ان دو صورتون مین نذر اور قسم دونون ہونگی۔

ت نذر اور قسم مین فرق یہ ہی کہ قسم کے روزون کو اگر فاسد کردے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر عمر بھر نہ رکھے تو اسکے کفارے کی وصیت کرجانا اسپر ضروری ہی بخلاف نذر کے کہ اسکے روزون کے فاسد کرنے مین صرف قضا لازم ہوتی ہی کفارہ نہین لازم ہوتا ہان وصیت کرنا اس مین بھی ضروری ہی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص کسی غیر معین مہینے کے روزون کی نذر کرے اسپر تیس دن کے روزے علی الاتصال رکھنا واجب ہونگے اور اگر اس مہینے مین ایام ممنوعہ آجائین تو ان مین روزہ نہ رکھے اور پھر نئے سرے سے تیس روزے رکھے پہلے جسقدر روزے رکھ چکا ہے

اُن کا حساب نہ ہوگا (ردالمختار وغیرہ)

نذر کی دو قسمین ہین معلق اور غیر معلق معلق وہ نذر جسمین کسی شرط کا اعتبار کیا گیا ہو خواہ وہ شرط مقصود ہو جیسے کوئی مریض کہے کہ اگر مجھکو اس مرض سے صحت ہو جائے تو مین اتنے روزے رکھونگا یا غیر مقصود جیسے کوئی کہے کہ اگر مین نماز نہ پڑھون تو اسقدر روزے رکھونگا نذر غیر معلق کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہین ہوتی اگرچہ متکلم تخصیص کرلے مثال (۱) کوئی شخص یہ نذر کرے کہ مین جمعہ کے دن روزہ رکھونگا اور وہ دوشنبے کے دن رکھلے تب بھی نذر پوری ہو جائیگی (۲) کوئی شخص نذر کرے کہ مین مکہ معظمہ مین روزے رکھونگا اور وہ اپنے گھر ہی مین رکھلے تب بھی جائز ہے نذر غیر معلق کے روزونمین البتہ اُس شرط کی پابندی کرنا ہوگی جسکا اسمین لحاظ کیا گیا ہو جو شخص یہ نذر کرے کہ مین اگر فلان مقصد مین کامیاب ہو جاؤن تو اسقدر روزے رکھونگا اور قبل کامیابی کے روزے رکھلے تو درست نہین یعنی اُسکی نذر پوری نہو گی اور بعد کامیابی کے اُسکو پھر روزے رکھنا ہونگے نذر اور قسم کے احکام یہان ہمنے بہت مختصر لکھے اسلیے کہ نذر اور قسم کے احکام انشاءاللہ مستقل عنوان سے اپنے مقام پر ذکر کیے جائینگے۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کے معنی لغت مین کسی جگہ ٹھہرنا اور اصطلاح شریعت مین مسجد کے اندر ٹھہرنا چونکہ اعتکاف رمضان کے اخیر عشرے مین سنت موکدہ ہے گویا رمضان کا مہینا اعتکاف ہی پر ختم کیا جاتا ہے اس مناسبت سے ہم صوم کا بیان اعتکاف کے ذکر پر ختم کرتے ہین واللہ الموفق۔

یہ ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ رمضان کا مہینہ خاصکر عبادات کیلئے زیادہ موزون ہے اسی وجہ سے

صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے مین بہ نسبت اور مہینونکے عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے
خصوصاً عشرۂ اخیرہ مین اس مضمون کی ایک صحیح حدیث بالفاظہ ہم نقل کر چکے ہین
ا اخیر عشرے مین آپ اعتکاف بھی فرماتے تھے عشرۂ اخیرہ کی تخصیص کی وجہ
معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرے مین ہوتی ہے جسکی نسبت قرآن مجید
ین وارد ہوا ہے کہ وہ ہزار مہینون سے بہتر ہے اسکے علاوہ یہ زمانہ ماہ مبارک کا
ہوتا ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز کہین جانے لگتا ہے اور اُسکے جلد
پس آنے کی امید نہین ہوتی تو اُسکے پاس زیادہ تر نشست و برخاست کیجاتی ہے
ر اسکی دلجوئی اور رضا طلبی مین اور بھی زیادہ کوشش کیجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ نبی
لی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے اخیری رمضان مین بیس دن اعتکاف فرمایا آپ
انتے تھے کہ اب میری عمر آخر ہو چکی اور آیندہ سال مین یہ عزیز اور مبارک مہینا مجھکو نہ
ا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اعتکاف ایسا مرغوب تھا کہ ایک مرتبہ کسی مصلحت سے اخیر عشرے
ین اعتکاف نہ فرما سکے تو بجائے اُسکے شوال مین دس دن اعتکاف فرمایا۔
عتکاف کی حکمتین علما نے بہت کچھ بیان کی ہین منجملہ اسکے یہ کہ جب مسجد مین رہیگا تو بڑی
ت یہ ہوگی کہ ہر وقت کی نماز جماعت سے ملیگی اور دوسرے اور لغویات سے بھی بچیگا

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک لیلۃ القدر صرف رمضان مین ہوتی ہے مگر کسی عشرہ اور کسی تاریخ کیساتھ خاص نہین کسی رمضان مین کسی تاریخ اور کسی مین
تاریخ اور جن احادیث سے کہ اسکا عشرۂ اخیر مین ہونا معلوم ہوتا ہے اُن احادیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ وہ صرف اسی رمضان کا حال ہے
ین وہ حدیث ارشاد ہوئی (رد المحتار) گرچہ نکہ عشرۂ اخیرہ کی نسبت احادیث بہت ہین اسلیے اسمین اکثر ہونیکا انکار نہین ہوسکتا ہے
وفی فتوحات مین لکھتے ہین کہ رمضان کیساتھ بھی نہین غمہ حق تعالی نے آپکو اسکی خبر دیدی تھی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے اشارہ
تھا پھر کہ ایک بندہ ہے کو اللہ نے دنیا و آخرت مین اختیار دیا تو اسنے آخرت کو اختیار کر لیا اس رمز کو حضرت ابو بکر صدیق رضی
گئے اور بہت روئے اور صحابہ نے تعجب بھی کیا کہ اسمین رونے کی کیا بات تھی مگر آپ کی وفات کے بعد سب کو معلوم ہو گیا
ی ابو بکر کو ہم سب سے زیادہ علم تھا ۱۲
س حدیث مین آپنے اپنا ہی حال بیان فرمایا تھا اسوقت حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
بخاری) ہے وہ مصلحت یہ تھی کہ اسمرتبہ آپکی اجازت سے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی مسجد مین اپنے اعتکاف کیلیے ایک خیمہ
ب کی انکو دیکھکر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے لیے ایک خیمہ نصب کیا صبح کو جو جناب نے یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ کیا
س (یعنی مسجد مین اعتکاف کرنے) انکو ابھا سمجھتے ہو سکے کا آپنے اعتکاف ترک کر دیا (بخاری) مقصود یہ تھا کہ خود بھی اسمین عجلونہ کرین

جو مسجد مین نہین ہو سکتے مجھے سخت افسوس اور رنج ہوتا ہی جب یہ خیال کرتا ہون کہ اعتکاف جیسی پسندیدہ عبادت اور مرغوب سنت اس زمانے مین یک قلم ترک ہو گیی مسلمانون کی بڑی بڑی بستیون مین بھی ایک آدمی اعتکاف کرنیوالا نہین ملتا افسوس کوئی اپنے نبی کی ایسی پسندیدہ سنت کو اس بے پروائی سے ترک کرتا ہی میرا افسوس اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہی جب دیکھتا ہون کہ اہل کتاب یہود و نصاری اور مشرکین ہند کیسی کیسی سخت عبادتین نہایت سرگرمی سے ادا کرتے ہین۔ یہ مانا کہ اعتکاف سنت موکدہ عینیہ نہین ہی مگر کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہی کہ بالکل اسے ترک ہی کر دیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میرا یہ مطلب نہین کہ ہر شخص اپنی دینی دنیادی ضرورتون کو ترک کر دے اور ہمہ تن اعتکاف مین مشغول ہو جائے نہین جو لوگ بالکل بیکار رہتے ہین وہ تو نہ ترک کرین عمر بھر مین بھی ایک آدھ دفعہ کر لیا کرین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ رمضان کے اخیر عشرے مین اعتکاف فرماتے تھے جہان رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو آپ کیلئے مسجد مقدس مین ایک جگہ مخصوص کر دیجاتی اور وہان آپ کیلئے کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈالدیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہو جاتا اور بیسوین تاریخ کو فجر کی نماز پڑھکر آپ وہان چلے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھکر وہان سے باہر تشریف لاتے تھے اس درمیان مین برابر آپ وہین نکل و شرب فرماتے وہین سوتے آپکی ازواج طاہرات مین جسکو آپکی زیارت مقصود ہوتی وہین چلی جاتین اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلی آتین بغیر کسی شدید ضرورت کے آپ وہان سے باہر تشریف لاتے ایک مرتبہ آپکو سر صاف کرانا مقصود تھا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایام ممنوعہ سے تھین تو آپنے اپنا سر مبارک کھڑکی سے باہر کر دیا اور ام المومنین نے ملکر صاف کر دیا (صحیح بخاری وغیرہ)

اعتکاف کے مسائل

(۱) اعتکاف کیلئے تین چیزین ضروری ہین (۱) مسجد مین ٹھہرنا خواہ ف اُس مسجد مین پنجوقتی نماز ہوتی ہون یا نہین (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا بے قصد و ارادہ ٹھہر جانیکو اعتکاف نہین کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونیکیلئے نیت کرنیوالے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن مین آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا جس اعتکاف مین کہ صوم شرط ہے اسمین حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت ہے اسلیے کہ اندونون سے خالی ہونا صوم کی صحت مین شرط ہے اور جس اعتکاف مین صوم شرط نہین اسمین حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت نہین بلکہ شرط حلت ہے اور حیض و نفاس سے پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا تو کسی اعتکاف مین شرط صحت نہین بلکہ شرط حلت ہے شرط صحت اور شرط حلت مین فرق یہ ہے کہ شرط صحت کے نہ پائے جانیسے اعتکاف ہی صحیح نہوگا لہذا اگر کسی نے اعتکاف کی نذر کی ہو یا قسم کھائی ہو تو اُسکی نذر اور قسم پوری نہوگی۔ اور شرط حلت کے نہ پائے جانیسے گو ایک فعل حرام کا ارتکاب ہوگا مگر اعتکاف فی نفسہٖ صحیح اور درست ہوجائیگا نذر کرنیوالے کی نذر اور قسم کھانیوالے کی قسم پوری ہوجائیگی۔ بالغ ہونا یا مرد ہونا اعتکاف کیلئے شرط نہین نابالغ مگر سمجھدار اور عورت کا اعتکاف درست ہے۔

ف بعض فقہانے مسجد جماعت کی قید لگائی ہے یعنی وہ مسجد جسمین امام اور مؤذن مقرر ہو بعض نے یہ شرط کی ہے کہ اُسمین پنجوقتی نماز ہوتی ہون مگر صاحبین یعنی امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہر مسجد مین اعتکاف درست ہے اکثر علما نے اسی کو لیا ہے اور اسی مین آسانی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے ۱۲ (رد المحتار) ف خالی ہونے اور پاک ہونے مین یہ فرق ہے کہ جب عورت کا حیض یا نفاس بند ہوجائیگا تو وہ حیض یا نفاس سے خالی سمجھی جائیگی (اور روزے کے صحیح ہونے کیلئے اسیقدر ضروری ہے) مگر پاک اسوقت ہوگی جب غسل کرلے اور کوئی عذر ہو تو تیمم ۱۲ ف فعل حرام سے مراد مسجد مین جانا کہ حدث اکبر کی حالت مین جائز نہین اور اعتکاف بے اسکے ہو نہین سکتا ۱۲

(۲) سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ مین کیا جائے پھر اسکے بعد مسجد
نبوی کا اسکے بعد مسجد بیت المقدس کا اُسکے بعد اُس جامع مسجد کا جسمین جماعت کا
انتظام ہو اگر جامع مسجد مین جماعت کا انتظام نہو تو محلے کی مسجد اسکے بعد وہ مسجد
جس مین زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

(۳) عورتون کو اپنے گھر کی مسجد مین اعتکاف کرنا بہتر ہے اور کسی دوسری مسجد مین
مکروہ تنزیہی ہے۔

(۴) اعتکاف کی تین قسمین ہین۔ واجب۔ سُنت مؤکدہ مستحب۔
واجب ہے اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے
اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلان کام
ہو جائے گا تو مین اعتکاف کرونگا۔
سُنت مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے مین اس عشرے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ مین منقول ہے۔
مستحب ہے رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے مین خواہ وہ رمضان کا
پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینا۔

(۵) اعتکاف واجب کیلئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اسکو روزہ رکھنا
بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ مین روزہ نہ رکھونگا تب بھی اسکو روزہ

؏ گو احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج طاہرات نے اعتکاف کیا جس سے معلوم ہوا کہ عورتون کا
اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہے مگر بہت ایسی مباح چیزین ہین جو کسی عارضی فساد کے سبب سے ناجائز ہو جاتی ہین عورتون کی
مین اعتکاف کرنیکی خرابیان ظاہر ہین مسجد مین اگر پردہ ڈالا جائے تو جگہ رکے گی اسکی ممانعت ہے جیسا کہ چہل آثار سے معلوم ہوتا
پردہ نہ ڈالا جائیگا تو بے ستری ہوگی ہر قسم کے لوگ مسجد مین آتے ہین فساد کا خوف ہے اسی سبب سے حضرت عائشہ نے فرمایا
کہ اگر اس زمانہ کی حالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو ضرور عورتون کو مسجد مین جانے سے منع کر دیتے ۱۲ ۔

ھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص صرف رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو
ہی جائیگی کیونکہ رات روزہ کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی
کی تو پھر رات میں ضمنًا داخل ہوجائیگی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف
ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمنًا بھی داخل نہوگی روزہ کا خاص اعتکاف
ے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کیلئے کافی ہے مثلاً کوئی
س رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اُس اعتکاف کیلئے بھی کافی ہے ہاں
س روزے کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزہ اسکے لیے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل
روزہ رکھے اور بعد اسکے اُسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں اگر کوئی شخص رمضان کے
عتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نکر سکے تو کسی اور مہینے میں اُسکے بدلے
لینے سے اسکی نذر پوری ہوجائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور اُنمیں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا

(۱) اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اسلیے اسکے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں

(۲) اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں۔

(۳) اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہوسکتا ہے اور زیادہ جسقدر نیت کرے اور
اعتکاف مسنون ایک عشرہ اسلیے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرہ میں ہوتا ہے اور
اعتکاف مستحب کیلیے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہوسکتا ہے۔

(۴) حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی انکے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب
مسنون ہے تو فاسد ہوجائیگا اور اُسکی قضا کرنا پڑیگی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم
ہوجائیگا اسلیے کہ اعتکاف مستحب کیلیے کوئی مدت مقرر نہیں۔

پہلی قسم معتکف کے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے

پاخانہ پیشاب غسل جنابت بشرطیکہ مسجد مین غسل ممکن نہو مسجد مین غسل ممکن ہونیکی دو صو
مین مسجد مین غسلخانہ یا حوض وغیرہ بنا ہو یا کوئی ظرف اسقدر بڑا ہو جسمین بیٹھکر نہائے اور مسجد
غسل کا پانی نہ گرنے پائے کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی مین داخل ہے بشرطیکہ کوئی شخص
کھانا لانیوالا نہو شرعی ضرورت جیسے جمعے اور عیدین کی نماز یا پنجوقتی نماز کی جماعت۔
جس ضرورت کیلئے اپنے معتکف سے باہر جائے بعد اُس سے فارغ ہونیکے وہان قیا
نکرے اور جہانتک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اُسکے معتکف سے زیا
قریب ہو مثلاً پاخانہ کیلئے اگر جائے اور اُسکا گھر دور ہو اور اُسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قر
تو وہین جائے ہان اگر اُسکی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو دوسری جگہ جانیسے اُسکی ضر
رفع نہو تو پھر جائز ہے اگر جمعہ کی نماز کیلئے کسی مسجد مین جائے اور بعد نماز کے وہین ٹھہر جا
اور وہین اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔
بھولے سے بھی اپنے معتکف کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہین۔
جو عذر کثیر الوقوع نہون انکے لیے بھی اپنے معتکف کو چھوڑ دینا جائز نہین مثلاً کسی مریض
عیادت کیلئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کے بچانے کو یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنیکے خوف
گوان صورتون مین معتکف سے نکلجانا گناہ نہین بلکہ جان بچانیکی غرض سے ضرور
مگر اعتکاف قائم نہ رہیگا اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کیلئے نکلے اور اس درمیان مین
خواہ ضرورت رفع ہونیکے پہلے یا اسکے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازہ مین
شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہین (بحر وغیرہ)
جمعے کی نماز کیلئے ایسے وقت جانا جائز ہے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہان پڑھسکے اور بعد نماز کے بھی
سنت پڑھنے کیلئے ٹھہرنا جائز ہے اسقدر وقت کا اندازہ اُس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا (رد المحتا

زہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے ہو چ جائے تو کچھ مضائقہ نہین۔
ی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اسکا اعتکاف قائم رہیگا
سی جرم مین حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اسکو گرفتار کر لیجائین
ی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اسکو باہر نکال لے اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے
ض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے مین کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم رہیگا
ری قسم جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے
ے مسجد مین کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال مین اعتکاف باطل ہو جائیگا۔ جو
ل کہ غالباً باعث جماع ہو جاتے ہین مثل بوسہ لینے یا مباشرت فاحشہ وغیرہ کے وہ بھی
ت اعتکاف مین ناجائز ہین مگر اُنسے اعتکاف باطل نہین ہوتا تا وقتیکہ منی نہ خارج ہو ہان
ن افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائیگا صرف خیال اور
ے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہو گا۔
ا حالت اعتکاف مین بے ضرورت کسی دنیاوی کام مین مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہو
ے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہان ہو کام نہایت ضروری ہو
ھر مین کھانے کو نہو اور اسکے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہو ایسی
ین خرید و فروخت کرنا جائز ہی مگر مبیع کا مسجد مین لانا کسی حال مین جائز نہین بشرطیکہ
سجد مین لانیسے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو ہان اگر مسجد کے خراب
ے یا جگہ رک جانے کا خوف نہو تو پھر جائز ہی (رد المحتار)
ت اعتکاف مین بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہی ہان بری باتین زبان سے نہ نکالے
ت نہ بولے غیبت نکرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے

یا کسی اور عبادت مین اپنے اوقات صرف کرے مقصود یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت
نہین الحمد للہ کہ صیام کا بیان اور اُسکے احکام ختم ہو گئے اب مین چالیس احادیث
روزے کے متعلق نقل کرتا ہون۔

چہل حدیث صیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) عن طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل
نجد ثائر الراس نسمع دوي صوته ولا نفقه
ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الا
سلام فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة
فقال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام
رمضان قال هل على غيره قال لا الا ان
تطوع قال وذكر رسول الله صلى الله
عليه وسلم الزكوة قال هل على غيرها قال
لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو
يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک شخص حاضر
(جسکے سر کے بال) پریشان (تھے) ہم اسکے آواز
گنگناہٹ سنتے تھے اور یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہے
(جب) وہ قریب آیا تو اسوقت معلوم ہوا کہ) وہ پوچھتا
(امر فرائض) کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نمازین ہین دن رات مین تب اُسنے کہا کہ کیا اسکے سوا اور
(نمازین) فرض ہین آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل پڑھے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے رمضان کے اسنے پوچھا
مجھپر سوا اسکے اور (روزے) بھی فرض ہین ارشاد ہوا کہ نہ
یہ کہ تو بطور نفل کے رکھے طلحہ کہتے ہین کہ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ و
زکوۃ کا بھی ذکر کیا اُسنے پوچھا کہ کیا مجھپر سوا اسکے اور زکوۃ
ارشاد ہوا کہ نہین مگر یہ کہ تو بطور نفل کے (صدقہ) دے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اعلم ان صدق (البخاری)

(۲) عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب
السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت
الشياطين - (البخاری)

(۳) عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال الصيام جنة فلا يرفث ولا
يجهل فان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل
انی صائم مرتين والذی نفسی بيده
لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من
ريح المسك يترك طعامه وشرابه وشهوته من
اجلی الصيام لی وانا اجزی به والحسنة
بعشر امثالها (البخاری)

(۴) عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه
وسلم قال والذی نفس محمد بيده

ہین کہ پھر وہ آدمی یہ کہتا ہو چلا یا کہ خدا کی قسم اس
نا اسکو نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہو تو کامیاب ہو گا

۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
رمضان کا مہینہ آتا ہو آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہین اور
دوزخ کے بند کردیے جاتے ہین اور شیاطین جکڑ دیے
جاتے ہین۔ (بخاری)

۳ ابو ہریرہ رض سے منقول ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ سپر ہو پس (روزہ دار کو چاہیے کہ فحش بات نکرے اور کسی سے
جھگڑے پھر اگر کوئی اس سے لڑے یا اسکو گالی دے تو وہ یہ کہدے
کہ مین روزہ دار ہون دو مرتبہ اسکی قسم جسکے قبضہ مین میری
میری جان ہو کہ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے
زیادہ پسند ہو (اللہ تعالی فرماتا ہی کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا
میرے لیے چھوڑتا ہو (لہذا) روزہ میرے لیے ہو اور مین اسکا بدلہ دونگا
اور (دوسری) نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہو (بخاری)

۴ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسکی قسم جسکے اختیار مین محمد کی جان ہے

ف روزہ دارون کے فخر کیلیے اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہو کہ انکے منھ کی بو خداوند
عالم کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہو اور روزہ کا ثواب خود اپنے مبارک ہاتھون سے دینے کا وعدہ
فرمایا ہو اور پھر معلوم نہین کہ کسقدر دیگا اور نیکیون کی طرح اسکا ثواب دس گنے تک محدود نہین رہا

ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحہما اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ (البخاری)

(۵) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (البخاری)

(۶) عن سھل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرھم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد (البخاری)

(۷) عن ابی ھریرۃ ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ

روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو دو مرتبہ خوشی ہوتی ہے جب افطار کرتا ہے۔ اور جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔ (بخاری)

ابوہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر میں ایماندار ہو کر ثواب کیلئے عبادت کرے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائینگے اور جو کوئی رمضان کے روزے رکھے ایماندار ہو کر ثواب کیلئے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائینگے۔

سہل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اُس سے روزہ دار (جنت) مین جائینگے قیامت کے دن اُنکے سوا کوئی اُس سے نہ جائیگا جب وہ اُس سے نکلجائینگے تو بند کردیا جائیگا پھر کوئی اُس سے نجائیگا۔ (بخاری)

ابوہریرہ سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کوئی کام ایسا بتایئے جسکے کرنیسے مین جنت کا مستحق ہوجاؤں ارشاد ہوا کہ اللہ کی پرستش کر اور کسی کو اُسکا شریک نہ بنا اور فرض نماز پڑھا کر

عہ ذرا ان احادیث پر غور کیجیے کہ روزے کی کسقدر فضیلت ہے اور وہ حق سبحانہ کو کیسا پسند ہے اگر ان احادیث کے پڑھنے سے بھی دل مین روزہ رکھنے کا شوق اور جوش پیدا نہو تو یقینا وہ دل پتھر سے زیادہ سخت گناہوں کی کثرت سے بالکل زنگ آلود ہو گیا ہے اسکو صدق دل سے توبہ کرنا چاہیئے امید ہے کہ غفور رحیم اسکے گناہ بخشدے اور اسکے دل کی سختی اور تاریکی جاتی رہے عہ افطار سے اگر ہر روز کا افطار مراد لیا جائے تب بھی صحیح ہے فی الجملہ ہر روز بوقت افطار ایک فرحت ہوتی ہے اور اگر عید کے دن کا افطار مراد لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے وہ سب سے زیادہ فرحت کا دن ہوتی ہے ۱۲ (ح)

وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان
قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا
فلما ولی قال النبی صلعم من سرہ ان ینظر الی
رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا (البخاری)
(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس
واجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ
وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان
فیدارسہ القرآن فرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اجود من الخیر من الریح
المرسلۃ (البخاری)
(۹) عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ
الا باعد ذلک الیوم النار عن وجہہ سبعین
خریفا الترمذی وقال حسن صحیح۔
(۱۰) عن زید بن خالد الجہنی قال قال

اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر
اُسنے قسم کھاکے کہا کہ مین اِس سے زیادہ نہ کرونگا
جب وہ چلا گیا تو آپنے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنا
چاہے تو وہ اسکو دیکھ لے (بخاری)
۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ فیاض تھے خصوصاً
رمضان مین جب آپ سے جبریل ملتے تھے اور جبریل
رمضان بھر ہر رات مین آپ سے ملتے تھے اور قرآن کا
آپ سے دور کیا کرتے تھے پس (اسوقت) نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نفع رسانی مین ہوا سے بھی زیادہ تیز
ہوتے تھے (بخاری)
۹ ابو سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ایک دن بھی خدا کی راہ مین روزہ
رکھتا ہی تو وہ دن اُس کو بقدر ستر برس کی مسافت
کے دوزخ سے دور کر دیتا ہی۔ (ترمذی)
۱۰ زید بن خالد سے کہ

ف ذرا اس حدیث کو غور سے پڑھو دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اعرابی کو کس بات پر جنتی کہا اس اعرابی کا دلی اخلاص اور قلبی تصدیق قابل قدر تھی کیا اب کسی مسلمان سے یہ ارکان نہین ادا ہو سکتے اگر ہو سکتے ہین تو جلدی کرو اور جنت جیسے ابدی عیش کو ہاتھ سے ندو قیامت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو اپنا لنگ بنانا قوی امید ہی کہ نجات ہو جائے ؎ چہ غم دیوار است اکہ دارد چون تو پشتیبان ؛ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ؛؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر
صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص
من اجر الصائم (الترمذی)۔
(۱۱) عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموہ فصوموا
واذا رأیتموہ فافطروا وان غم علیکم
فاقدروا (البخاری)۔
(۱۲) عن ابن عباس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی
رأیت الہلال فقال اتشہد ان لا الہ
الا اللہ اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال
اذن فی الناس ان یصوموا غدا (البخاری)
(۱۳) عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ عاشوراء
الی قری الانصار من اصبح مفطرا فلیتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی روزہ دار
کو افطار کرائے تو اسکو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے
اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی (ترمذی)
۱۱ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب
چاند دیکھو تب افطار کرو اور اگر تمھارے مطلع پر ابر آجائے عـه
تو فرض کرلو کہ ماہ گذشتہ تیس دن کا تھا (بخاری)
۱۲ ابن عباس رض سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے
پوچھا کہ اللہ کی وحدت اور میری رسالت کی
گواہی دیتا ہے کہا ہاں آپنے حکم دیا کہ اے بلال
لوگوں کو اطلاع کردو کہ کل سے روزہ رکھیں اصیح بخاری
۱۳ ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے عاشورا کی صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا

عـه اس زمانہ میں بعض جاہل کسی کے یہاں روزہ افطار نہیں کرتے یہ سمجھتے ہیں کہ روزے کا ثواب جاتا رہیگا اگر کسی
کے یہاں دعوت بھی ہوتی ہے تو افطار کرنیکے لیے کوئی چیز گھر سے لیتے جاتے ہیں یہ کتنی بڑی جہالت ہے ۱۲ عـه مطلب
یہ کہ اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نہ دکھلائی دے تو اسکے دوسرے دن روزہ نہ رکھنا چاہیے ۱۲ عـه یہ واقعہ غالبا اسوقت کا ہے
کہ مطلع صاف نہ ہو مطلع صاف ہونے کی حالت میں تو ایک گواہی کافی نہیں بلکہ ایک بڑی جماعت ہونا چاہیے

يق ومن اصبح صائما فليصم (البخاري)

اور جس نے صبح کو کچھ نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھلے (بخاری)

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله
ه وسلم قال تسحروا فان في السحور بركة
مذي وقال حسن صحيح)

١٦ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سحور کھاؤ اسلیے کہ سحور میں برکت عــه
ہے (ترمذی)

عن سهل بن سعد قال قال رسول الله
الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير
عجلوا الفطر (البخاري)-

١٧ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جبتک
کھانا فطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری)

عن ابن ابي اوفى قال كنا مع رسول الله
الله عليه وسلم في سفر وهو صائم
غابت الشمس قال لبعض القوم
ن قم فاجدح لنا فقال يا رسول الله
يت قال انزل فاجدح لنا
يا رسول الله فلو امسيت
انزل فاجدح لنا قال ان
ك نهارا قال انزل فاجدح
فنزل فجدح لهم فشرب
ل الله صلى الله عليه وسلم وقال

١٨ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہ ہم ایک
سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور
آپ روزہ رکھے ہوے تھے پس جب آفتاب (نظر سے)
غائب ہو گیا تو آپنے کسی سے کہا کہ اٹھو اور ہمارے لیے
ستو گھول دو اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تھوڑی
دیر اور ٹھہر جایئے کہ شام) ہو جانے ارشاد ہوا کہ سواری سے
اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اُسنے عرض کیا کہ ابھی)
دن ہے پھر آپنے فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو
تب وہ اُترا اور اُسنے سب کے لیے ستو گھول دیے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیے اور فرمایا

عــه معلوم ہوا کہ سحور کھانا مستحب ہے عــه دیکھیے ان احادیث میں جلد افطار کرنیکی کسقدر تاکید ہے
وس آجکل عام طور پر روزے کے افطار میں حد سے زیادہ دیر کی جاتی ہے ۱۲

اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم - (البخاری)۔

جب تم رات (کی سیاہی) کو دیکھو کہ سامنے آ گئی اس طرف سے تو بیشک افطار کرے روزہ دار (بخاری

(١٨) عن عائشة وام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من اهله ثم يغتسل ويصوم (البخاری)۔

عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (فجر ہو جاتی تھی حالانکہ آپ اپنی از (کی ہمبستری) سے جنب ہوتے تھے پھر غسل کر لیتے تھے روزہ رکھتے تھے (صحیح بخاری)

(١٩) عن عائشة كان النبی صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه (البخاری)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ وسلم (اپنی ازواج سے) بوس و کنار فرماتے تھے حالانکہ آ دار ہوتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشوں پر قابو تھے (بخاری)

(٢٠) وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله قال اذا نسی احدكم فاكل وشرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه (البخاری)

ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب کہ تم میں سے (روزے کو) بھول جائے اور کھا پی لے تو چاہیے کہ روزہ تمام کرے اس لیے کہ اسکو اللہ ہی نے کھلایا پلایا (بخاری)

(٢١) عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال رأيت النبی صلى الله عليه وسلم ما لا احصی يتسوك وهو صائم (الترمذی)۔

عبداللہ بن عامر اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار حالت صوم میں مسواک کرتے دیکھا (ترمذی)

(٢٢) عن سليمان بن عامر الضبی عن النبی صلعم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور (الترمذی)

سلیمان بن عامر الضبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چھوہارے پر نہ ملے تو پانی پر اسلیے کہ پانی پاک کرنیوالا ہے (ترمذی)

۲) عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم
من ذرعه القیء فلیس علیه قضاء
استقاء عمداً فلیقض (الترمذی)

۲۲ ابو ہریرہ رض سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو بے اختیار قے ہو جائے تو اسپر اُس روزہ کی قضا نہین اور جو قصداً قے کرے تو اُسکو قضا کرنا چاہیے (ترمذی)

۲) عن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه
وسلم قال صیام عاشوراء انی احتسب علی الله
یکفر السنة التی قبله (الترمذی)۔

۲۳ ابو قتادہ رض سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے امید ہی کہ عاشورا کا روزہ سال گذشتہ کے گناہ معاف کرا دے گا (ترمذی)

۲) عن حمزة بن عمرو الاسلمی قال للنبی
صلی الله علیه وسلم اصوم فی السفر
وکان کثیر الصیام فقال ان شئت
فصم وان شئت فافطر (البخاری)۔

۲۴ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انھون نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سفر مین (بھی) روزہ فرض ہی اور وہ بہت روزہ رکھا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر چاہو رکھو چاہو نہ رکھو۔ (بخاری)

۲) عن عائشة قالت کنا نحیض عند
رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نطهر
فیأمرنا بقضاء الصیام ولا یأمرنا
بقضاء الصلوة (الترمذی)۔

۲۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی انھون نے کہا کہ ہم لوگون کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین حیض ہوتا تھا تو جب ہم پاک ہو جاتے تھے آپ ہم کو روزہ کی قضا کا حکم دیتے تھے نماز کی قضا کا نہین۔ (ترمذی)

۲) عن ابن عباس ان النبی صلی الله
علیه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو
صائم (البخاری)۔

۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام اور حالت صوم مین پچھنے لگوائے۔ (بخاری)

۱) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال لا یتقدمن احدکم رمضان

۲۷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی رمضان سے

بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل
كان يصوم صومه فليصم ذلك
اليوم (البخاري)۔

(۲۹) عن ابي بكرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال شهران لا ينقصان شهرا
عيد رمضان وذو الحجة (البخاري)

(۳۰) عن عبد الله ان النبي صلى الله
عليه وسلم واصل فواصل الناس فشق
عليهم فنهاهم قالوا فانك تواصل
قال لست كهيئتكم اني اطعم واسقى (البخاري)

(۳۱) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد
يوما من غير رمضان الا باذنه (الترمذي)

(۳۲) عن عائشة قالت ما كنت اقضي ما
يكون علي من رمضان الا في شعبان حتى
توفي رسول الله صلعم (الترمذي)۔

(۳۳) عن ابي هريرة قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور

ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر ہاں جو شخ
اُسدن روزہ رکھا کرتا ہو وہ رکھ لے (بخار

ابو بکرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا د
(کبھی) کم نہین ہوتے (وہ دو مہینے عید کے
یعنی رمضان کا مہینہ اور ذوالحجہ کا (بخاری

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ مین) وصل فرمایا تو لوگ
بھی وصل کیا اور انپر شاق ہوا پس آپنے انکو منع
انھون نے کہا آپ جو وصل کرتے ہین ارشاد ہوا کہ مین
طرح نہین ہون مین کھلایا پلایا جاتا ہون (صحیح بخ

ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ
فرمایا عورت بے اجازت اپنے شوہر کے رمضان
سوا اور کوئی روزہ نرکھے درصورتیکہ اُسکا شوہر گھر مین ہو

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انھون نے کہا یہ
اور رمضانکی جو قضا ہوتی تھی اُسکو مین سوا شعبانکے اور
یہانتک کہ وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی فریب کی بات کہنا اور

عہ یعنی اگر دونونکی تعداد کم ہوجائے تو ثواب کم نہین ہوتا عہ شوہر کے موجود ہونیکی قید اس حدیث مین اتفاقی ہے

والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع
طعامه وشرابه (البخاري)۔

(٣٤) عن ابي هريرة قال سمعت النبي
صلی الله عليه وسلم يقول لا يصوم من
احدكم يوم الجمعة الا يوما قبله
او بعده (البخاري)۔

(٣٥) عن عبد الله بن بسر عن اخته
ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال
لا تصوموا يوم السبت الا ما افترض
عليكم فان لم يجد احدكم الا لحاء عنبة
او عود شجر فليمضغه (الترمذي)۔

(٣٦) عن ابي ايوب قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم من صام رمضان
ثم اتبعه بست من شوال فذلك صيام
الدهر (الترمذي)۔

(٣٧) عن ابي قتادة عن النبي
صلی الله عليه وسلم قال صيام عرفة
اني احتسب على الله ان يكفر

فریب کرنا نچھوڑے تو خدا کو اسکے کھانا پانی
چھوڑنے کی کچھ خواہش نہین (البخاری)

(٣٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی انھون نے
کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سُنا کہ کوئی تم مین سے جمعہ کے دن روزہ نر کھے
مگر ایکدن اُس سے قبل یا اُسکے بعد ملا کر (صحیح بخاری)

(٣٥) عبد اللہ بن بسر کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنیچر کے دن فرض
کے سوا اور کوئی روزہ نر کھو یہانتک کہ اگر کسی کو کچھ
(کھانے کو) نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا کسی درخت
کی لکڑی ہی چبالے۔ (ترمذی)

(٣٦) ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا جو کوئی
رمضان کے روزے رکھے پھر اُسکے بعد
چھ دن شوال مین (بھی) رکھ لے تو یہ سال
بھر کے روزے ہین (ترمذی)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی آپنے فرمایا
مین اللہ سے امید کرتا ہون کہ عرفہ کا روزہ

السنة التي قبله (الترمذي)۔

(۳۷) عن ابي هريرة قال اوصاني خليلي بثلث صيام ثلثة ايام من كل شهر وركعتي الضحى وان اوتر قبل ان انام (البخاري)۔

(۳۸) عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في كل رمضان عشرة ايام فلما كان العام الذي قبض اعتكف عشرين (البخاري)

(۳۹) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده۔ (البخاري)

(۴۰) عن عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الي راسه فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان (البخاري)۔

ایک سال گذشتہ کے گناہ مٹا دیگا۔ (ترمذی)

۳۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے میرے جانی دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتونکی وصیت فرمائی ہے ہر مہینے مین تین دنکے روزے اور دو رکعت نماز چاشت اور قبل سونیکے وتر پڑھ لینا (بخاری)

۳۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان مین دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپکی وفات ہوئی بیس دن اعتکاف فرمایا تھا (بخاری)

۳۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے اخیر عشرے مین اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ اللہ نے آپکو وفات دی پھر آپکے بعد آپکی ازواج نے اعتکاف کیا۔ (بخاری)

۴۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تھے تو اپنا سر مجھسے قریب کر دیتے تھے اور مین کنگھی کر دیتی تھی اور آپ گھر مین بغیر انسانی ضرورت کے نہ آتے تھے۔ (بخاری)

ع۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہے مگر بہت ایسے جائز ہو دین جو عوارض خارجیہ کے سبب سے مکروہ اور حرام ہو جاتے ہین ۱۲

چہل آثار امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(۱) قال عمر لنشوان فی رمضان ویلک وصبیاننا صیام فضربہ (البخاری تعلیقا)	عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان مین ایک نشہ والے سے فرمایا کہ تیری خرابی ہو ہمارے بچے تک تو روزہ دار ہین پھر اسکو مارا صحیح بخاری
(۲) ابو بکر عن ابن عمر ان عمر سرد الصوم قبل موتہ بسنتین۔	ابو بکر رض ابن عمر رض سے ہے کہ عمر رض نے اپنی وفات سے دو برس پہلے لگاتار روزے رکھے۔
(۳) ابو بکر عن ابی لیلی ان عمر بن الخطاب اجاز شہادۃ رجل فی الہلال۔	ابو بکر ابو لیلی سے کہ عمر بن خطاب رض نے ایک شخص کی گواہی چاند کے ثبوت مین کافی سمجھی۔
(۴) البیہقی روی مجالد عن الشعبی ان عمر و علیا ینہیان عن صوم الیوم الذی یشک فیہ من رمضان۔	بیہقی مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ عمر اور علی رضی اللہ عنہما اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع کرتے تھے جبکے رمضان ہونے مین شک ہو۔
(۵) ابو بکر والبیہقی عن ابی وائل اتانا کتاب عمر ان الاہلۃ بعضہا اکبر من بعض فاذا رایتم الہلال نہارا	ابو بکر اور بیہقی ابو وائل سے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ بعض چاند بعض سے بڑے ہوتے ہین تو جب تم دن کو چاند دیکھو۔

ف۱ سے معلوم ہوا کہ نابالغ بچون کو عادت ہونے کیلیے روزہ رکھانا مستحب ہے بشرطیکہ انمین روزہ رکھنے کی قوت آگئی ہو ف۲ سے ... اکابر صحابہ کو روزے سے کیسی محبت تھی اسی قسم کا واقعہ اکثر صحابہ سے منقول ہے ۱۲ ف۳ یہ حکم رمضان کے چاند کا ہے بشرطیکہ مطلع صاف نہو رمضان کے سوا اور مہینون کے چاند مین اگر مطلع صاف نہو تو دو آدمیون کی گواہی ہونی چاہیے اور مطلع صاف ہو تو رمضان اور غیر رمضان ہر مہینے کیلیے ایک بہت بڑی جماعت کا ہونا شرط ہے ایک دو آدمیون کی گواہی کافی نہین ۱۲

فلا تفطروا حتی یشهد رجلان	تو افطار نہ کرو یہانتک کہ دو مسلمان مرد اس بات کی گواہی
مسلمان انهما اهلاه امس۔	دین کہ انھون نے کل چاند دیکھا ہے۔
(٥) ابو بکر عن سوید بن غفلة	ابو بکرؒ سوید بن غفلہ سے کہ مین نے
سمعت عمر یقول شهر ثلاثون	عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ کوئی مہینہ
وشهر تسع وعشرون۔	تیس دن کا ہوتا ہے کوئی انتیس کا۔
(٦) عن عاصم بن عمر بن الخطاب	عاصم بن عمر رض سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه	کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آجاوے
وسلم اذا اقبل اللیل من ههنا و	رات اُس طرف سے اور چلا جاوے دن اس طرف
ادبر النهار من ههنا فقد افطر	سے تو افطار کرے روزہ دار۔ (بخاری)
الصائم۔ (البخاری)	ابو بکرؒ سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
(٧) ابو بکر عن سعید بن المسیب	اپنے احکام کو لکھ بھیجتے تھے کہ اے لوگو تم روزہ کے افطار
کان عمر یکتب الی امرائه لاتکونوا	کرنے مین تاخیر کرنے والے نہ ہو اور [illegible]
من المسوفین لفطرکم ولا تنتظروا	اپنی نماز مین ستارون کے چمک جانے کا انتظار نہ کرو۔
لصلاتکم اشتباك النجوم۔	ابو بکرؒ عطا سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ امت ہمیشہ خیر [illegible]
(٨) ابو بکر عن عطاء قال عمر لاتزال	مین رہیگی جب تک کہ لوگ افطار مین جلدی کرتے رہینگے
هذه الامة بخیر ما عجلوا الفطر۔	شافعیؒ حمید بن عبد الرحمن سے
(٩) الشافعی عن حمید بن عبد الرحمن	کہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز اسوقت
ان عمر وعثمان کانا یصلیان المغرب حین	پڑھتے تھے

عـه معلوم ہوا کہ عید کے چاند مین دو گواہ ہونا چاہیئے مگر بشرطیکہ مطلع صاف ہو ورنہ پھر دو بھی کافی نہین ١٢

ظران الليل البهم ويفطران قبل ان يصليا

جب رات کو دیکھ لیتے تھے اور قبل نماز پڑھنے کے فطار کرتے تھے

١١) ابو بكر عن الحسن قال عمر اذا

ك الرجلان فيا كلا حتے يستيقنا۔

ابو بکر حسن رض سے کہ فرمایا عمر رض نے جب دو آدمی (رات کے ہونے

ہونے مین) شک کرین تو انکو کہانا جائز ہے یہان تک کہ رات ہونیکا

١١) ابو بكر عن الشعبى قال عمر ليس الصيام

ن الطعام والشراب وحده و لكن

ن الكذب والباطل واللغو والحلف

ابو بکر شعبی رض سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ صرف

کہانے پانی سے اجتناب کا نام نہین ہے بلکہ جھوٹ اور بیہودہ ولغو

(افعال واقوال) اور قسم سے بھی بچنا ضروری ہے

١٣) ابو بكر عن مسروق عن عمر

قال الا لا تقدموا الشهر۔

ابو بکر مسروق رض سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے

فرمایا خبردار رمضان سے (دو ایکدن) پہلے روزہ نہ رکہو

١٤) ابو بكر عن ابى عمرو الشيبانى بلغ

ظران رجلا يصوم الدهر فعلاه بالدرة

ابو بکر ابو عمر شیبانی رض سے کہ حضرت عمر رض کو یہ خبر پہونچی کہ ایک شخص

علی الاتصال ہمیشہ روزے رکھتا چلا جاتا ہے تو انھون نے اسپر درہ اٹھایا

١٥) عن عمر بن الخطاب قال غزونا

مع رسول الله صلے الله عليه وسلم

رمضان غزوتين يوم بدر والفتح

فافطرنا فيهما۔ (الترمذى)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان مین

دو جہاد کئے بدر اور فتح مکہ اور دونون مین

روزہ نہین رکھا۔ (ترمذی)

١٦) عن ابى هريرة قال اتى النبى صلے

الله عليه وسلم بطعام بمر الظهران

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھون نے کہا کہ مر الظہران

مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔

ع٥ اس حدیث سے سفر مین روزہ رکھنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے لہذا بعض علما کا یہ خیال کہ حضرت فاروق کے نزدیک سفر مین روزہ رکھنا جائز نہ تھا صحیح نہین آگے کی حدیث مین جو ایک مسافر کو روزے کی قضا کا حکم دیا ہے اس سے کوئی فعل مفسد صوم صادر ہوا ہوگا مگر چونکہ راوی کو انکی اطلاع نہین ہوئی اس سبب سے اُنہنے خیال کیا کہ سفر کے سبب سے قضا کا حکم دیا۔

فقال لابی بکر و عمر ادنیا فکلا فقالا
انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبیکم
اعملوا لصاحبیکم۔

تو آپ نے ابو بکرؓ و عمرؓ سے کہا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ تو ان دونوں نے
عرض کیا کہ ہم روزہ دار ہیں پس آپ نے فرمایا کہ اے لوگو بجا دو اور
اپنے دونوں صاحبوں کا اور کام کر لو اپنے دونوں صاحبوں کا

(۱۷) عن عمر انه سافر فی آخر رمضان
وقال الشهر قد تشعشع فلو صمنا بقیته
کنز العمال۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آخر رمضان میں سفر
کیا اور فرمایا کہ ماہ مبارک ختم ہو چلا ہے کاش ہم باقی دن
بھی روزہ رکھ لیتے۔ (کنز العمال)

(۱۸) عن عمر قال من کان فی سفر فی
رمضان فعلم انه داخل المدینة فی
اول یومه دخل وهو صائم (کنز العمال)

عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص ماہ مبارک میں سفر میں ہو اور
یقین جانتا ہے کہ دن کے اول وقت اپنے شہر میں پہونچ
جائیگا تو اسکو چاہیے کہ وہاں روزہ دار ہو پہونچے (کنز العمال)

(۱۹) عن عمر انه امر رجلا صام فی
رمضان فی سفر ان یقضیه (کنز العمال)

عمرؓ نے ایک شخص کو جس نے بحالت سفر رمضان میں
روزہ رکھا تھا روزے کی قضا کا حکم دیا (کنز العمال)

(۲۰) مالک والشافعی عن خالد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب افطر من رمضان فی یوم
ذی غیم ورأی انه قد امسی وغابت الشمس
فجاءه رجل فقال یا امیر المومنین قد طلعت
الشمس فقال عمر بن الخطاب الخطب یسیر وقد اجتهدنا

امام مالک و شافعی خالد بن اسلم سے کہ عمر بن خطاب نے
ایک ابر والے دن رمضان میں یہ سمجھکر افطار کر لیا کہ شام
ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا اتنے میں ایک شخص
نے آکر کہا کہ اے امیر المومنین آفتاب ابھی ہی تو انھوں نے
فرمایا بہت آسان ہے ہم نے کوشش تو کی تھی

(۲۱) ابو بکر عن حنظلة شهدت عمر بن
الخطاب فی رمضان وقرب الیه شراب
فشرب بعض القوم وهم یرون ان الشمس

ابو بکر حنظلہ سے کہ میں نے عمر بن خطاب رضؓ کی ملازمت ماہ
رمضان میں حاصل کی اور آپکے سامنے شربت پیش کیا گیا
تو بعض لوگوں نے پی لیا اور وہ یہ سمجھے کہ آفتاب

ن غربت ثم ارتقى المؤذن فقال
امير المومنين والله للشمس طالعة
تغرب فقال عمر رض منعنا الله من شرك
ين او ثلاثا يا هؤلاء من كان افطر
يصم يوما مكان يوم ومن لم يكن
فطر فليتم حتى تغرب الشمس۔
(۲) عن سعيد بن المسيب ان عمر
خرج على اصحابه فقال ماذا ترون
شئ صنعت اليوم اصبحت صائما
مرت بي جارية فاعجبتني فاصبت
ها فعظم القوم عليه ما صنع
علي رضي الله عنه ساكت فقال
تقول قال اتيت حلالا ويوم
كان يوم قال انت خيرهم
تيا (رواه الدارقطني)۔

غروب ہو گیا پھر موذن منارہ پر چڑھا تو اُسنے کہا کہ اے
امیر المومنین اللہ کی قسم آفتاب ابھی ہے پس دو تین بار یہ فرمایا
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ (اے آفتاب) ہمکو اللہ نے تیرے شر
سے بچالیا اے لوگو جس نے افطار کرلیا ہو وہ ایک دن
کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھے اور جس نے افطار نہ
کیا ہو وہ پورا کرے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو جائے
سعید بن مسیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن
اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا
رائے ہے تم لوگوں کی اسکام میں جو میں نے آج کیا میں
آج روزہ دار تھا اور میرے پاس ایک لونڈی آئی اور وہ مجھکو
اچھی معلوم ہوئی اور میں اُس سے ہم بستر ہوا تو لوگوں نے اُس
فعل کو بہت بڑا گناہ سمجھا اور علی رضی اللہ عنہ چپ بیٹھے تھے
تب آپنے کہا کہ تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا کہ آپ نے ایک
امر جائز کیا اور اُسدن کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھ
لیجئے۔ آپنے فرمایا کہ تم بہت اچھا فتویٰ دیتے ہو (دارقطنی)

(۲) ابو بکر عن جابر بن عبد الله ابو بکر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

ـه یہ رمضان کا ادائی روزہ نہ تھا بلکہ نفل کا روزہ ہوگا اور حضرت فاروق کو خود بھی یہ مسئلہ معلوم تھا مگر
ا اور تعلیماً لوگوں سے پوچھا تھا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عادت کریمہ تھی چنانچہ انھوں نے حضرت علی
کے جواب کی تعریف جو کی اس امر سے صاف ظاہر ہے اگر انھیں یہ مسئلہ معلوم ہوتا تو تعریف کیوں کرتے ۱۲

عن عمر بن الخطاب قال هششت	کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایکدن مین
یوما الی المرأة فقبلتها وانا صائم	اپنی عورت سے مسرور ہوا اور مین نے اسکا بوسہ لے لیا
فقال رسول الله صلی الله علیه	حالانکہ مین روزہ دار تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم ارأیت لو تمضمضت بماء	تم کیا سمجھتے ہو اگر حالت صوم مین پانی سے کلی کر
وانت صائم قلت لا باس قال ففیم	مین نے کہا کچھ حرج نہین آپ نے فرمایا پھر اب کیا حرج ہے
(۲۴) ابوبکر عن سعید بن	ابوبکر سعید بن مسیب سے
المسیب ان عمر نهی عن القبلة	کہ عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ دار کو بوسہ
للصائم۔	لینے سے منع فرمایا عـہ
(۲۵) ابوبکر عن نافع قال عمر	ابوبکر نافع سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھ
لو ادرکني النداء وانا بین	کو اذان ایسی حالت مین پہونچے کہ مین عورت کے پیرونکے درمیان
رجلیها لصمت او قال ما افطرت	مین ہون تب بھی روزہ رکھون گا یا یہ کہا کہ مین افطار نہ کرونگا
(۲۶) ابوبکر عن زیاد بن جریر	ابوبکر زیاد بن جریر سے کہ مینے روزے کی
ما رأیت ادوم سواکا وهو	حالت مین سواک کی مداومت کرنیوالا عمر بن خطاب
صائم من عمر بن الخطاب۔	رضی اللہ عنہ سے زیادہ (کسی کو) نہین دیکھا۔
(۲۷) عن زیاد بن جریر قال	زیاد بن جریر سے انھون نے کہا کہ مین نے
رأیت عمر اکثر الناس صیاما	عمر رضی اللہ کو تمام لوگون سے زیادہ روزہ رکھنے والا

عـہ معلوم ہوا کہ روزے کی حالت مین عورت کے بوسہ لینا جائز ہے اور اگر شہوت کا خوف نہو تو مکروہ بھی نہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے حالت صوم مین اپنے ازواج کو بوسہ دیا ۱۲ عـہ جس شخص کو منع فر
غالبًا اسکو شہوت کا خوف ہوگا ۱۲ عـہ مطلب یہ کہ اگر کسیکو ایسی حالت مین صبح ہو جائے تو وہ فورًا علیحدہ ہو

وَاَكْثَرُهُمْ سِوَاكًا (كنز العمال)

اور سب سے زیادہ مسواک کرنیوالا پایا (کنز العمال)

(۲۸) عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَاِنَّهٗ لَيَنْفُضُ رَاْسَهٗ يَتَطَايَرُ مِنْهُ الْمَاءُ مِنْ غُسْلِ جَنَابَتِهٖ فِیْ رَمَضَانَ - (كنز العمال)

عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فجر کی نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ اپنے سر کے بالون کو جھٹکتے جاتے تھے اور اُس سے پانی اگر رہا تھا غسل جنابت کے سبب سے یہ واقعہ رمضان مین ہوا تھا۔ (کنز العمال)

(۲۹) اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا تَصُوْمُ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا -

ابو بکر زید بن وہب سے کہ لکھ بھیجا ہم کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عورت بے اجازت اپنے شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے۔

(۳۰) اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا

ابو بکر ابو عبید مولی ابن ازہر سے کہ مین نے عید کی نماز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پڑھی تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون (عید کے) دنون مین روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر عید الفطر تو تمھارے صوم سے افطار کرنے کا دن ہے

ف معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین صبح ہو جائے اور بعد صبح کے غسل کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہین اسلئے کہ طہارت روزے مین شرط نہین حتی کہ اگر دن بھر کوئی شخص حالت جنابت مین رہے تب بھی اسکا روزہ صحیح ہو جائے گا ناپاک رہنے کی جو خرابیان ہین وہ روزے سے کچھ تعلق نہین رکھتین ۱۲

يوم الأضحى فكلوا فيه من نسككم۔

اور رہ گیا عید الضحیٰ سو اس مین (تم کو حکم ہے) کہ اپنی قربانیون مین سے کھاؤ۔

(٣١) ابو بكر عن خرشة بن الحر رأيت عمر يضرب أكف الناس في رجب حتى يضعوها في الجفان ويقول كلوا فإنما هو شهر كان يعظمه أهل الجاهلية۔

ابو بکر خرشہ بن حر سے کہ دیکھا مین نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ ماہ رجب مین لوگون کے ہاتھ پکڑتے تھے تا کہ وہ برتنون مین رکھین۔ اور فرماتے تھے کہ کھاؤ اسلیئے کہ اہل جاہلیت اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے

(٣٢) ابو بكر عن عوف بن مالك الأشجعي قال عمر صيام يوم من غير رمضان وإطعام مساكين يعدل صيام يوم من رمضان قلت هذا في الذي أفطر رمضان بعذر فأخر قضاءه حتى جاء رمضان آخر وعليه الشافعي۔

ابو بکر عوف بن مالک اشجعی سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے سوا اور دنون مین روزہ رکھنا اور مسکینون کو کھانا کھلا دینا رمضان کے روزے کے برابر ہے۔ مین نے کہا کہ یہ (حکم) اُس شخص (کے حق) مین ہے جو رمضان کا (روزہ) کسی عذر سے افطار کرے اور اُسکی قضا نہ رکھے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجائے اسی مسئلے پر امام شافعی ہین

(٣٣) سئل ابن عمر عن صوم عرفة قال حججت مع النبي صلى الله عليه وسلم فلم يصمه ومع أبي بكر

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفے کے روزے کے بابت پوچھا گیا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور آپنے اسکا روزہ نہین رکھا اور ابو بکر صدیق کے

ع؎ میری فہم ناقص مین اس اثر مین معذور اور بے طاقت بڈھے کا حکم بیان ہوا ہے معذور کو تو بعد رمضان کے روزے رکھ لینا چاہیئے اور بے طاقت بڈھے کو ہر روزے کے عوض کھانا کھلانا چاہیئے یہی مذہب حنفیہ کا ہے

فلم يصمه ومع عمر فلم يصمه
(الترمذي)۔

کے ساتھ بھی حج کیا انھوں نے روزہ نہین رکھا اور
عمر رضی اللہ عنہ کیساتھ بھی حج کیا انھون نے بھی نہین رکھا (ترمذی)

(٣٤) ابو بكر عن عبد الرحمن
بن القاسم كان عمر لا يصومه
يعني يوم عاشوراء۔

ابو بکر عبد الرحمن بن
قاسم سے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسکا یعنی
عاشورا کا روزہ نہ رکھتے تھے

(٣٥) ابو بكر عن ابي بكر بن
عبد الرحمن ان عمر ارسل الى عبد الرحمن
بن الحارث ان تسحر واصبح صائما

ابو بکر بن عبد الرحمن سے۔
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن حارث سے
یہ کہلا بھیجا کہ اے عبد الرحمن آج سحر کھانا اور صبحکو روزہ دار اٹھنا

(٣٦) ابو بكر عن قيس عن ابيه عن
عمر لا باس بقضاء رمضان
في العشر يعني عشر ذي الحجة۔

ابو بکر قیس سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رمضان کی قضا
ذیحجہ کے (پہلے) عشرے مین رکھنا کچھ حرج نہین

(٣٧) ابو بكر عن ابن عباس عن
عمر لقد علمتم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال في
ليلة القدر اطلبوها في العشر

ابو بکر ابن عباس سے وہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک تم لوگونکو معلوم ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لیلۃ القدر کی بابت فرمایا ہے کہ اس کو

ع۵ یہ حکم وجوب ظاہر کرنے کے لیے نہین ہے ١٢ ع۵ دسوین تاریخ اس سے مستثنی ہے کیونکہ اسدن روزے کا جائز ہونا خود حضرت فاروق کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا ہے ١٢ ع۵ ہم اعتکاف کے بیان مین حاشیہ پر لیلۃ القدر کے بارے مین علما کا اختلاف لکھ چکے ہین وہان یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر احادیث سے رمضان کے اخیر عشرے بلکہ ستائیسوین تاریخ مین لیلۃ القدر کا ہونا معلوم ہوتا ہے ١٢

الْاَوَاخِرِ۔

اخیر عشرے مین تلاش کرو۔

(۳۸) اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ زِرٍّ كَانَ عُمَرُ وَ حُذَيْفَةُ وَاُبَيٌّ لَا يَشُكُّوْنَ فِيْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

ابو بکر زر سے کہ عمر اور حذیفہ اور اُبی رضی اللہ عنہم لیلۃ القدر کے ستائیسوین تاریخ ہونے مین شک کرتے تھے

(۳۹) اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ قُطْبَةَ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ رَاٰى قَوْمًا اعْتَكَفُوْا فِى الْمَسْجِدِ وَقَدْ سَتَرُوْا فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا اِنَّمَا نَسْتُرُ عَلٰى طَعَامِنَا قَالَ فَاسْتُرُوْا فَاِذَا اطْعِمْتُمْ فَاهْتِكُوْهُ۔

ابو بکر قطبہ بن مالک سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگون کو دیکھا کہ انھون نے مسجد مین اعتکاف کیا ہی اور پردہ ڈال رکھا ہی پوچھا کہ یہ پردہ کیون ڈالا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم اپنے کھانیکو چھپاتے ہین آپنے فرمایا کہ جب کھانا کھاؤ تو پردہ ڈال لو اور جب کھا چکو تو الٹ دو

(۴۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ (البخاری)

ابن عمر سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے جاہلیت مین ایک رات کعبہ مین اعتکاف کرنے کی نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلے۔ع (بخاری)

ع بعض لوگون نے اس اثر سے حنفیہ پر اعتراض کیا ہی کیونکہ انکے نزدیک اعتکاف مین صوم شرط ہی اور اس اثر مین رات کا ذکر ہی رات کو روزہ کہان معلوم ہوا کہ اعتکاف مین صوم شرط نہین اس اعتراض کے دو جواب ہین (۱) حنفیہ کے نزدیک ہر اعتکاف مین صوم شرط نہین ہی بلکہ اعتکاف واجب مین شرط ہی اور یہ حضرت عمر کا اعتکاف واجب نہ تھا کیونکہ جاہلیت کی نذر تھی اسلام کے بعد اُسکا پورا کرنا ضروری نہین باقی رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو حکم دینا سو یہ بطور استحباب کے ہی (۲) صحیح مسلم مین اس حدیث مین یومًا کا لفظ بھی ہی پس معلوم ہوا کہ رات دن دونون کی اعتکاف کی نذر تھی ۱۲

فہرست مضامین جلد سوم علم الفقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اس زمانے مین میرے ایک عزیز گرامی نے مجھسے پے در پے درخواستین کین اور مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ مین ایک رسالہ مستقل اس مسئلے مین لکھدون کہ نماز کے اذکار مین کس ذکر کا غیر عربی زبان مین پڑھنا جائز ہی اور کس کا نہین اور جائز ہی تو مع الکراہت یا بدون الکراہت اسلیے کہ آجکل بعض لوگون کا یہ خیال ہی کہ نماز مین قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ لینا کافی ہی حتی کہ بعض لوگون نے اسکی تائید مین رسالے بھی لکھے اطراف دکن مین اس مسئلے کا بہت شور ہی کم علم مسلمانون کو سخت تشویش ہی انکو یہ بھی سمجھا دیا گیا ہی کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہی لہذا اپنے محض تائید الٰہی پر بھروسے کر کے اس مبحث مین خامہ فرسائی کی واللہ ولی التوفیق۔

پہلا مسئلہ نماز مین قرآن مجید کی اصل عبارت کا پڑھنا فرض ہی یا اگر اُس کا ترجمہ کسی زبان مین کر کے پڑھ لیا جائے تب بھی جائز ہی۔

جواب اصل عبارت کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بتواتر منقول ہی اُسی کا پڑھنا نماز مین فرض ہی اگر اُسکا ترجمہ کر کے کسی زبان مین پڑھا جائیگا تو نماز نہو گی حتی کہ خود عربی زبان کا لفظ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بتواتر منقول نہو اُسکے پڑھنے سے بھی نماز نہین ہوتی گو وہ لفظ قرآنی کا مرادف ہو۔

مس اگر کسی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یاد نہ ہو اور نہ یاد کر سکتا ہو یعنی اُسکی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا ہوتے ہون یا یاد ہو مگر عربی زبان کے نجاننے کے سبب اُسکے معانی نہ سمجھتا ہو تو وہ کیا کرے اگر بے معنی سمجھے ہوئے طوطے کیطرح زبان سے

الفاظ کہدے تو دیر کچھ اثر نہ ہوگا اور نماز مین خشوع کی کیفیت نہ پیدا ہوگی۔
ج جس شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یاد نہو اسکو چاہیے کہ یاد کرنیکی کوشش
ے اور جبتک یاد نہو جائے وہ اصطلاح فقہ مین امی سمجھا جائیگا کہ بقدر قرارت
جہ سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے اور جس شخص کی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا
تے ہون اسکو اختیار ہے چاہے سورہ فاتحہ اور کسی دوسری سورت کا ترجمہ
نی زبان مین کرا کر پڑھ لے اور چاہے سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے قراءۃ غیر العربی
ی قرانا مجازا الا یری انہ یصح نفی القران عنہ فیقال لیس بقران وانما ھو ترجمتہ
انما جوزناہ للعاجز اذ الم یخل بالمعنی لانہ قران من وجہ باعتبار اشتمالہ علی
المعنی فالاتیان بہ اولی من الترک ومطلقا اذ التکلیف بحسب الوسع وھو نظیر
الایماء (معراج الدرایہ) واما علی الصحیح الذی رجع الیہ ان القران اسم للنظم والمعنی
جمیعا کما ھو قولھما لا یفترض علیہ الا تعلم العربی ولا اعلم خلافا فی ان القران
عند ھما اسم للنظم والمعنی جمیعا وقد مر عن الاتقانی ان الفارسیۃ عندھما لیست
قرانا (النفحۃ القدسیہ اشمر بنلانی) اور وہ شخص جو عربی زبان نجاننے کے سبب سے
معانی نہین سمجھ سکتا اسکو چاہیے کہ بے معنی سمجھے ہوئے وہی اصلی الفاظ نماز مین
پڑھے ہان اس امر کی کوشش کرنا اسپر ضروری ہے کہ عربی زبان سے اتنی واقفیت
پیدا کرلے جس سے قرآن مجید کے معانی سمجھنے لگے رہگیا یہ کہ بے معنی سمجھے ہوئے پڑھنے
مین خشوع نہ پیدا ہوگا بالکل غلط اور خلاف مشاہدہ ہے ہم دیکھ رہے ہین کہ ہزارون معنی
سمجھنے والون کو نماز مین کچھ بھی خشوع نہین ہوتا اور معنی نہ سمجھنے والے بہت
لوگونکو کیفیت خشوع حاصل ہوتی ہے اصل یہ ہے کہ خشوع کا ہونا سمجھنے پر موقوف نہین بلکہ

رقت قلب اور قوت ایمان کا ثمرہ ہی بلکہ اگر کوئی شخص معنی سمجھتا ہو اور اپنا خیال ہمہ تن
معنی پر مقصود کر دے تو یقیناً یہ بھی ایک سبب عدم خشوع کا ہو جاویگا۔

س کیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ کے نزدیک ترجمہ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے نماز
ہو جاتی ہی اگر فی الواقع انکا یہ مذہب ہی تو انکی کیا دلیل ہی۔

ج امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی ترجمہ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے
نماز نہین ہوتی ہان کسی زمانے مین وہ اس امر کے قائل تھے مگر جب انکو اس قول
کا کمزور اور بے دلیل ہونا معلوم ہوا تو انھون نے اس سے رجوع کیا انکا رجوع
کرنا فقہ کی تمام کتابون مین بہت صراحت سے منقول ہی ہدایہ مین ہی ویروی رجوعہ فی
المسألۃ الی قولهما وعلیه الاعتماد بنایہ شرح ہدایہ مین ہی ویروی رجوعہ ش ای
رجوع ابی حنیفۃ م فی اصل المسألۃ ش یعنی القراءۃ بالفارسیۃ م الی قولهما ش ای
قول ابی یوسف ومحمد رواہ ابوبکر الرازی وغیرہ وعلیه الاعتماد ابن ملک شرح
منار مین لکھتے ہین الاصح انہ رجع عن ھذا القول کما رواہ نوح ابن ابی مریم
کفایہ مین ہی وذکر ابوبکر الرازی انہ رجع الی قولهما وھو الصحیح تلویح مین ہی و
ای رجوعہ نوح بن ابی مریم شہاب خفاجی حاشیہ بیضاوی مین ہی وقد قیل ان
الصحیح من مذھبہ ان القرآن ھو النظم والمعنی تفسیر احمدی مین ہی وقد صح رجوعہ
الی قولهما وعلیه الاعتماد تفسیر روح المعانی مین ہی وکان رضی اللہ عنہ قد ذھب
الی خلافہ ثم رجع عنہ وقد صح رجوعہ عن القول بجواز قراءۃ غیر العربیۃ مطلقا
جمع من الثقات المحققین باقی رہا یہ کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے
پہلے قول کی کیا دلیل بیان کی ہی معلوم نہین تفسیر احمدی مین ہی ولا یدری

قال ابوحنیفة اولا من عدم لزوم النظم العربی و لم یقل بدلیل شاف یوجب
ث تلویح مین ہے قال فخر الاسلام لان ما قاله یخالف کتاب الله ظاهرا حیث وصف
منزل بالعربی وقال ابوالیسر هذه المسألة مشکلة لا یتضح لاحد ما قاله
حنیفة وقد صنف الکرخی فیها تصنیفا طویلا و لم یات بدلیل شاف مگر
ض لوگون نے جو دلائل انکی طرف سے بیان کیے ہین ان سب مین بڑی
یل یہ ہے قوله تعالی وانه لفی زبر الاولین انه کی ضمیر قرآن مجید کی طرف راجع ہے
نی بیشک قرآن اگلی کتابون مین ہے پس اگر قرآن الفاظ عربیہ اور معانی دونوکا
ہو تو وہ اگلی کتابون مین کیسے ہو سکتا ہے اگلی کتابین تو عربی زبان مین تھی
نہین اس سے معلوم ہوا کہ قرآن صرف معانی کا نام ہے گو وہ کسی زبان مین
ن یہ دلیل بچند وجوہ مخدوش ہے اول یہ کہ انه کی ضمیر جیسے قرآن کیطرف پھر سکتی
اسی طرح نبی صلی الله علیه وسلم کیطرف بھی پھر سکتی ہے اور ان قصونکی طرف بھی پھر
تی ہے جو اس آیت سے پہلے مذکور ہوئے پس ان تین احتمالات مین ایک کے
ص کر لینے کی کیا وجہ ہے اور اگر خاص بھی کیا جائے تو تیسرا احتمال کیونکہ سیاق
ام کے زیادہ مناسب ہے دوسرے یہ کہ اگر مان لیا جائے کہ ضمیر قرآن کیطرف
جع ہے تو اسکی کیا دلیل ہو کہ حقیقت قرآن کیطرف ضمیر راجع ہے یہ کیون نہ کہا جائے
ذکر قرآن یا معانی قرآن کیطرف ضمیر پھرتی ہے جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے معالم
تنزیل مین ہے وانه ای ذکر القرآن قاله اکثر المفسرین بیضاوی مین ہے وانه لفی زبر
الاولین وان ذکره او معناه لفی الکتب المتقدمة شہاب خفاجی مین ہے یعنی انه
لی تقدیر مضاف والاول اقرب لان مثله مستقیم کما یقال

فلان فی دفتر الامیر ولذا اقدم و فیه اشارة الی رد ما نقل عن ابی حنیفة من عد
جواز القراءة بالفارسیة فانه اذا کان علی تقدیر مضاف لم یکن کذلک
مدارک مین ہے وانہ ای القران لفی زبر الاولین یعنی ان ذکرہ مثبت فی سائر الکتب
السماویة وقیل ان معانیہ فیہا روح البیان مین ہے وانہ ای ذکر القران لا
روح المعانی مین ہے وانہ لفی زبر الاولین ای وان ذکر القران لفی الکتب
المتقدمة علی ان الضمیر للقران والکلام علی حذف مضاف وھذا کما یقال
ان فلانا فی دفتر الامیر تفسیر احمدی مین ہے ای نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی
زبر الاولین او القران ذکرہ ثبت فی سائر کتب السماویة او معانیہ فیہا کشاف
ہے وانہ ای القران یعنی ذکرہ مثبت فی سائر الکتب السماویة اور اسکے بعد جو
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ قیل ان معانیہ فیہا وبہ یحتج لابی حنیفة فی جواز
القراءة بالفارسیة فی الصلوة علی ان القران وان ترجم بغیر العربیة یہ خود صاحب
کشاف کے نزدیک بھی ضعیف ہے بلفظ قیل اسکو بیان کرنا اور آیت سے کے ساتھ
اسکو مرتبط نکرنا اسطرف اشارہ کر رہا ہے حواشی علوی علی الکشاف مین ہے قوله
قیل ان معانیہ فیہا الخ فیہ اشعار بان الوجہ ھو الاول دوسری دلیل جو اس زمانہ
مین بعض لوگون نے بیان کی یہ ہے کہ صحابہ اپنی طرف سے قرآن مجید کے الفاظ بدل
کے پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جائز رکھتے تھے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی اس مضمون کی شہادت
نہین دیتی بلکہ جسنے حدیث کی کتابین سرسری نظر سے بھی دیکھی ہین وہ خوب جانتا ہے
صحابہ حفظ قرآن مجید مین سخت اہتمام فرماتے تھے جس لفظ کو جسطرح نبی صلی اللہ علیہ و

سے سُنتے تھے اسکو اسی طرح ادا کرتے تھے سر مو فرق نہونے پاتا تھا اور حکم نبوی یہ بھی
تھا کہ قرآن مجید کی آیتین لکھ لیجایا کرین اور اگر کسی صحابی نے کوئی لفظ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا اور دوسرا صحابی اسکو سنتا اور پڑھتا تو وہ نہ سننے والا
اسپر سخت انکار کرتا تھا حضرت فاروق کا ایک شخص کو اسی بات پر گلے مین رسّی
ڈالکر کھینچتے ہوئے حضور رسالت مین لیجانا اور اسی بات پر انکا ابی بن کعب سے
کئی بار مناظرہ کرنا اور حضرت ابن مسعود کا اسی بنا پر سورۂ والیل مین لفظ ما خلق کے
پڑھنے سے سخت انکار کرنا مشہور ہی اور بروایات صحیحہ منقول ہی اسی قسم کے بہت سے
واقعات ہین جنھون نے غیر قومون سے بھی اقرار کرا لیا ہی کہ قرآن مجید بے کم و کاست
بے تغیر و تبدل وہی کتاب ہی جسکی نسبت محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے
دعوی کیا تھا کہ یہ خدا کی کتاب ہی ولیم میور جو عیسائیون کا ایک مشہور اور محقق مورخ ہی
اسکی تاریخ دیکھیے المختصر اسی قسم کی اور بھی دلیلین ہین جنکے ذکر سے شرم آتی ہی سمجھدار
کے لیے اتنا ہی کافی ہی کہ اگر اس قول پر کوئی دلیل ہوتی تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ اس سے کیون رجوع کرتے۔

س جو لوگ اس امر کے قائل ہین کہ ترجمہ قرآن قرآن نہین ہی اور اُسکے پڑھنے
سے نماز نہین ہوتی وہ کون لوگ ہین اور اُنکی کیا دلیل ہی

ج تمام علماء امت اور مجتہدین شریعت اسی طرف ہین جیسے امام شافعی اور
امام احمد اور قاضی ابو یوسف اور آخر مین امام ابو حنیفہ بھی رضی اللہ عنہم ان لوگونکی
دلیل یہ ہی کہ حق شانہ نے قرآن مجید کو عربیت کے ساتھ موصوف کیا ہی (۱) اناعہ
انزلناہ قرآنا عربیا (۲) کتاب عہ فصلت آیاتہ قرآنا عربیا (۳) عہ انا جعلناہ قرآنا عربیا

عہ یعنی بغیر اسکو ابی قرآن و انما طبع ۱۲

عہ ایسی کتاب جسکی آیتین مفصل ہین عربی قرآن ہے ۱۲

عہ ہمنے اسکو عربی قرآن بنایا ہے ۱۲

(۴) بلسان عربی مبین عہ (۵) ھذا لسان عربی مبین عہ وغیر ذلک پس اگر قرآن صرف
معانی کا نام ہو تو اُس کو عربیت کے ساتھ موصوف کرنیکی کوئی وجہ نہین معنی کو
کسی زبان کی خصوصیت سے کیا تعلق یہ شان تو الفاظ کی ہو معنی نہ عربی ہوتے ہین
نہ فارسی نہ ہندی لہذا معلوم ہوا کہ قرآن اُن خاص عربی الفاظ کا نام ہو جو معانی
مخصوصہ پر دلالت کرتے ہین اور انکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو کہ اللہ کا
کلام ہو علاوہ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سے عجمی لوگ اسلام لائے تھے
جو عربی زبان بالکل نہ سمجھتے تھے مگر کسی کو آپنے یہ حکم نہین دیا کہ تم قرآن مجید کا ترجمہ اپنی
زبان مین کرا کر نماز مین پڑھ لیا کرو اور پھر صحابہ کے زمانے مین تو صدہا بلاد عجم مفتوح ہوئے
اور وہان کے لوگ اسلام لائے مگر یہ منقول نہین کہ صحابہ نے کسی کو اجازت دی ہو کہ تم
قرآن مجید کا ترجمہ نماز مین پڑھ لیا کرو اب یہان چند احتمالات باقی ہین (۱) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ نے شاید عجمیون کو یہ اجازت دی ہو مگر اسکی روایت نہین کی گئی یا روایت
ہوئی مگر کتب مین درج نہین ہوئی اسوجہ سے ہمکو وہ روایت معلوم نہین (۲) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ نے کچھ اسطرف خیال نہین کیا اگر خیال آتا تو ضرور اجازت دیتے (۳)
اُس زمانے مین لوگون کو عربی زبان سیکھ لینا آسان تھا اس سبب سے اس اجازت
کی ضرورت نہین ہوئی اب مشکل ہو گیا ہو لہذا اس اجازت کی ضرورت ہو مگر یہ
احتمالات ایک معمولی شخص کے نزدیک بھی قابل وقعت نہین ہین پہلے احتمال کا
جواب یہ ہو کہ جس شخص نے سلف صالح کا حرص نقل شریعت مین بغور ملاحظہ کیا ہو
وہ خوب سمجھتا ہو کہ وہ لوگ دیدہ و دانستہ کسی امر شرعی کی روایت مین ہرگز ہرگز
کوتاہی نکرتے تھے اور جس واقعے کی دن رات ضرورت رہتی ہو اُسکے متعلق

عہ ... معانی ... عربی زبان ... مین ۱۲

عہ ... قرآن ... معانی عربی ... زبان ہے ۱۲

ایسی بڑی بات کا بھول جانا خلاف عقل ہے جسکے ماننے مین امام ابوحنیفہ ترجمۂ قرآن سے
جواز نماز کے قائل ہوئے تھے اُسوقت بڑے بڑے تابعین موجود تھے اگر ابھین صحابہ
کی اجازت معلوم ہوتی اور وہ اُسکو بھول گئے ہوتے تو اس واقعہ پر ضرور انکو یاد دِ
آجاتی اور اُن پر اس مسئلہ کا طعن نکیا جاتا اور بعد حدیث ملجانے کے امام صاحب
اپنے پہلے قول سے رجوع نکرتے حاصل یہ کہ کسی امر کا باوجود کثرت وشہرت دواعی اور
عدم موانع کے منقول نہونا اُسکے عدم کی دلیل ہے دوسرا احتمال تو ایک اولوالعزم
پیغمبر اور اُسکے خلفا کیطرف کوئی ذی عقل مسلمان نہین کرسکتا نماز سے بڑھکر شریعت مین
کسی چیز کی تاکید نہین پھر جب اسی کا خیال نبی نے نکیا تو اور چیزون مین تو نہ معلوم
کیا کچھ بے خیالی کی ہوگی معاذ اللہ نبوت کیا ہوئی ایک کھیل ہوگیا تیسرا احتمال بھی
بالکل لغو ہے بلکہ پہلے عربی کا حاصل کرنا مشکل تھا قواعد مدون نہ تھے باقاعدہ تعلیم نہوتی
تھی اب بحمد اللہ دونون باتین موجود ہین پہلے اگر ایک سال مین عربی زبان کی مہارت
ہوسکتی تھی تو اب چھ مہینے مین وہی کیفیت حاصل ہوسکتی ہے۔

س اگر باوجود قدرت کے کوئی شخص قرآن مجید کا ترجمہ نماز مین پڑھ لے تو
نماز مین فساد آئے گا یا نہین۔

ج اگر صرف ترجمے پر اکتفا کیجائے تو ہر حال مین نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر ترجمہ
بھی پڑھا جائے اور اصل عبارت قرآنیہ بھی پڑھی جائے تو وہ ترجمہ اگر کسی قصے کا یا
کسی حکم کا ہوگا تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر کسی ذکر یا تسبیح کا ترجمہ ہوگا تو نماز فاسد نہوگی
فتح القدیر مین ہے الوجہ انہ اذا کان المقروء من مکان القصص والامر والنہی ان یفسد
بمجرد قراءتہ لانہ حینئذ متکلم بکلام غیر قرآن بخلاف ما اذا کان ذکرا او تنزیہا

فانہ انما تفسد اذا اقتصر علی ذلک بسبب خلاء الصلوۃ عن القراءۃ۔ انتہی

دوسرا مسئلہ اذان واقامت کا عربی کے سوا کسی اور زبان مین کہنا جائز ہی یا نہین

جواب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہر حال مین جائز ہی بشرطیکہ لوگ سمجھ لین کہ اذان ہورہی ہی اور صاحبین کے نزدیک اگر عربی الفاظ کے ادا کرنے پر قادر نہو تو جائز ہی ورنہ نہین مگر امام صاحب کے نزدیک بھی خلاف سنت ہونیکے سبب سے مکروہ اور بدعت ضرور ہی بعض فقہا نے مثل صاحب مراقی الفلاح وغیرہ کے صاحبین کے قول پر فتوی دیا ہی مگر یہ صحیح نہین (تبیین الحقائق - فتاوی قاضی خان)

تیسرا مسئلہ نماز کی نیت عربی زبان مین کہنا چاہیئے یا اپنی مادری زبان مین بھی جائز ہی

جواب اصل تو یہ ہی کہ نیت دلی ارادے کا نام ہی زبان سے کچھ کہنا نیت ہی نہین نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا یہ دستور تھا ہان متاخرین نے بخیال اسکے کہ کبھی آدمی متفکر ہوتا ہی اور دلی ارادے کا اسکو خیال نہین رہتا لہذا اگر زبان سے کہہ لیا کریگا تو دلی ارادہ بھی ہوجایا کریگا اور بعض افاضل علما نے اسکو بدعت حسنہ لکھا ہی لہذا اگر ایسا کیا جائے تو عربی زبان کی تخصیص نہین جس زبان کو سمجھتا ہو اُسی زبان مین نیت کے الفاظ کہے

چوتھا مسئلہ تکبیر تحریمہ اور اسیطرح باقی تکبیرات کا غیر عربی زبان مین کہنا جائز ہی یا نہین

جواب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز ہی اسلیے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہی ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی اسمین کسی زبان کی تخصیص نہین کی ہان اسمین شک نہین کہ مخالف سنت ہونیکے سبب سے بدعت اور مکروہ ضرور ہوگا بعض فقہا نے لکھا ہی کہ امام صاحب نے اس مسئلے سے بھی رجوع کیا مگر یہ صحیح نہین

حق سبحانہ کی توفیق سے علم الفقہ کی تیسری جلد تمام ہوگئی